# آبشارِ بُردہ

اُردو ترجمہ

## قصیدۂ بُردہ



محمدؐ ریاض بھیروی

دارُالسلام

# آبشارِ بُردہ

اُردو ترجمہ

قصیدہ بُردہ

محمدّ ریاض بھیروی

دارالاسلام

| | |
|---|---|
| کتاب | آبشارِ بُردہ |
| | اُردو ترجمہ قصیدۂ بُردہ |
| مترجم | محمد ریاض بھیروی |
| سرپرست | مفتی غلام حسن قادری |
| ناشر | محمد رضاء الحسن قادری |
| اِشاعت | رجب ۱۴۳۹ھ/اپریل ۲۰۱۸ء |
| قیمت | 250 روپے |



برائے رابطہ

محمّد ریاض بھیروی

0333-9831239

0332-7664592



دارالاسلام

جامع مسجد و محلہ مولانا روحی، اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور (54000)، پنجاب - پاکستان

0321-9425765 darulislam@yahoo.com

# انتساب

امامِ بوصیری کو لگنے والے

اس روگ کے نام

جس کے سوز سے قصیدہ بردہ کے

آتش فشاں نے جنم لیا

## دوسری فصل 

## ہوائے نفس کے سد باب میں

## تیسری فصل 77

## مدحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## پانچویں فصل

## نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات کے بیان میں

## چھٹی فصل 

## عظمت قرآن کے بیان

## ساتویں فصل

## معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

## آٹھویں فصل



## نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاد کا بیان

## نویں فصل 143

## اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کی طلب کا بیان

# دسویں فصل



## عرضِ حاجات وحاجات

## بحضور ربّ العزت

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر

ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفی پنہاں بگیر

## بحضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینٌ
وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّءً مِّن کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

خوبصورت آپ سا مری نظروں نے کوئی دیکھا ہی نہیں
اور حسیں تر آپ سے کسی ماں کا کوئی بیٹا ہی نہیں
خلق ہوئے آپ، اے جان ایماں، سارے عیبوں سے بری
خلق ہوئے ہیں گویا کہ آپ اپنی منشا کے تئیں

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

وہ پہنچے بلندیوں پر کتنے کمال سے
ہر سو سویرا ہوگیا ان کے جمال سے
حسن ہے جلوہ نما ان کے خصال سے
پڑھو درود اُن پر اور ان کی آل پے

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرِ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے صاحب جمال اور اے ہادیِ بشر
آپ کے رُخِ پُر نور سے، چراغاں ہوا قمر
ممکن نہیں ثنا آپ کی، حق ہے جس قدر
خدا کے بعد برتر ہیں آپ، بس بات مختصر

# عرضِ حالِ دل

قصیدۂ بردہ عروسِ نعت کے ماتھے کا جھومر اور ایمان کی فضاؤں میں نمازِ عشق کے لیے گونجنے والی اک اذان کا نام ہے۔ اہلِ ایمان کا کون سا ایسا خطہ ہے جہاں یہ نغمۂ ایماں فزا گونجتا نہ ہو اور نورِ مصطفوی کے پروانے اس درد و سوز بھری صدائے دل نواز سے کیف اندوز ہو کر اپنے کعبۂ ایماں کے گرد طواف کناں نہ ہو جاتے ہوں، اِک تنِ بیمار کے دلِ لاچار سے آنے والی اس بے قرار پکار نے امتِ دل فگار کو دردِ عشقِ مصطفیٰ اسے ہم کنار کر دیا ہے۔ مولای صل و سلم کے ترانے ہیں کہ کسی لمحے تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے، کائنات کی ساعتیں اس نغمے میں ٹھہر سی گئی ہیں، یہ قصیدہ دھڑکن بن کر دلِ امت میں اتر سا گیا ہے، اِک تبسم بن کر لبِ مسلم پر بکھر سا گیا ہے اور خوشبو بن کر مشامِ مومن میں رچ بس سا گیا ہے! کس قدر مسعود تھی وہ گھڑی جس میں بوصیری کے تن بدن میں اک درد اترا تھا اور درد دینے والے نے ایسا چارۂ درد عطا فرمایا تھا کہ پھر ہر چارہ گر کو اسی درد کی تلاش رہی، ''آبشارِ بردہ'' بھی اسی درد کی تلاش کا ایک سفر ہے، اس سفر کے ہر راہی کو مولا منزل نصیب فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اس عشق نوردی کا ایک مقصد دبستانِ بردہ کے خوشہ چینوں کو امام بوصیری کے من میں بھڑکتے عشق کے اُن شعلوں سے بھی آگاہ کرنا ہے جس کی لو سے عشق والوں کی ہر محفل تپ اُٹھتی ہے، لگن کے اس بھانبڑ کو اُردو کے الفاظ کا جامہ پہنانا ایک کارِ دارد تھا، ہے اور شاید رہے گا بھی! اس وادی کی ہر منزل مشکل ترین ہے، ہر قدم پر جذبوں اور لفظوں کے پر جلتے ہیں، کیفیتیں لفظوں میں ڈھل بھی کیسے سکتی ہیں؟ بردہ کے سوز و ساز کی ترجمانی کرنا بھی زمین پر کھڑے ہو کے کسی دریدہ دام اور شکستہ کمند کی مدد سے آسمان کی وسعتوں میں گم محوِ پرواز کسی

شاہین کو زیر دام لانے کی خواہشِ محال اور بھول پن کا دوسرا نام ہی تو ہے اور پھر جب یہ کام مجھ جیسا ایک محض اناڑی اور طالب علم کرے تو پھر یہ سب کچھ سوت کی اٹی لے کر یوسف کی خریداری کرنے کے مترادف ہی تو ہے۔ صحرا کی وسعتوں کی ترجمانی ذرہ کرے، محیطِ بے کراں کی ترجمانی قطرہ کرے تو یہ نادانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ بات تو تھی فن کے حوالے سے اور دوسری طرف قصیدہ انقلاب کا ترجمان ہے، امت کی بیداری کے لیے ایک توانا پکار ہے یہ عظمت رفتہ کی صدائے بازگشت ہے، یہ جمود کی لہروں پر رواں دواں ایک سفینۂ امید ہے اور یاس سے جنم لینے والی ایک صدائے آس ہے، یہ ادبار کی چھائی ظلمتوں میں تنویر کا زور دار استعارہ ہے، کٹ جانے والوں کے لیے جڑ جانے کی پُر محبت اور چاہت بھری دعوت ہے اور بوصیری کا یہ محبت پارہ دراصل انقلاب کا استعارہ ہے بہ قول پروفیسر نکلسن:

"اگر چہ کچھ زمانے گزرنے کے بعد مسلمانوں کی ترک، مغل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہوگئیں۔ مگر غازیان اسلام کا ہراول دستہ کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلوٰۃ وسلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔ عرب کے وہ جیالے کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بداماں زباں، برق پاش فصاحت اور آتش زیر پر تلواریں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ عرب کے وہ حدی خواں کہاں گئے جنھوں نے صحرائے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانے کے متمدن ترین خطوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہن انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بوصیری کے زمانہ میں عہد رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے صحراؤں، غرناطہ کے سبزہ زاروں اور نیل کی وادیوں میں بکھری دکھائی دیتی تھیں۔ انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، لٹا لٹا کارواں شکست خوردہ قوم اور احساس شکست سے دبا ہوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔ بے منزل، بے مقصد اور بغیر کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس عہد کا ادب جس میں علامہ بوصیری کو زبان فصاحت وا کرنا پڑی ایک جمودی ادب تھا۔ ایک مایوس اور قنوطیت زدہ قوم کا ادب تھا،

ایک لٹی ہوئی تہذیب کا جسد بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بدحالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا خاصہ بن چکے تھے۔ شعرا پر جمود تھا اگرچہ شاعر تھے، دیوان بھی مرتب ہوئے تھے، شعر بھی کہے جاتے تھے۔ لیکن متنبی، معری اور ابن الفارض سے اس دور کے شعرا کو کیا نسبت تھی۔ بایں ہمہ علامہ بوصیری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔ جسے ہم قصیدہ بردہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔''

لہٰذا عاشقانِ بردہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس صدائے انقلاب پر بھی کان دھریں، اٹھیں اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم تھام کر زمانے کی لگام تھام لیں اور عظمت گم گشتہ کی بازیابی کی ٹھان لیں اور اُس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں جب تک کہ کالی کملی والے آقا نبی رحمت العالمین کی امن کی بردہ زمانے کے برہنہ سر کو ڈھانپ نہ دے اور مصطفوی نظام تمام باطل نظاموں پر غالب آ کر خطۂ زمیں کو فردوسِ بریں میں بدل نہ ڈالے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک بار پھر سرتاپا سپاس گزار ہو جاؤں رب العزت کے حضور کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کے صدقے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے پایاں اور عمیم توفیق سے یہ کام ہو گیا ورنہ آبشارِ بردہ کہاں اور میں کہاں؟ اللہ کی قسم ورطۂ حیرت میں ہوں کہ میں نے یہ کام آخر کس طرح کر لیا؟

عاشقِ صادق حضور داتا گنج بخشؒ اور ہمہ وقت خدمت خلائق میں مصروف، پیکر شفقت ومحبت واُلفت جناب قاری محمد فیض چشتی صاحب کی ان کرم گسترانہ دُعاؤں کا بھی بہت بہت شکریہ انہی کی دُعاؤں کے کرم سے یہ بیڑا اہم کنارِ ساحل ہوا۔

میرے مزید شکریے، تعبیرِ دُعائے اقبال پروفیسر عطاء المصطفیٰ کے لیے ہیں جو جواں سالی ہی میں ''پیروں'' کے اُستاد بن گئے ہیں۔ وہ ''جوانوں کو پیروں کا اُستاد کر'' کی تفسیر ہو چلے ہیں۔ یوں سمجھیے کہ اس ''مقالے'' کے وہی سپر وائیزر تھے۔ انہی کے شانہ بہ شانہ ہماری

معاونت کے لیے کمر بستہ رہے جناب مظہر حسین بھدرو، ری سرچ سکالر، مظہر حسین بھدرو صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔

محمد منشا خان نیازی صاحب نے مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر خود خرچ کر کر کے اتنا مواد جمع کر دیا کہ کتابیات کا ایک بڑا حصہ انھی کی کاوشوں سے دستیاب ہو پایا۔ فہرست کتابیات کی طوالت انھی کی خدمتِ جلیل کا عکسِ جمیل ہے۔ مواد کے دیگر کھوج کاروں میں لالۂ دل و جان، محترم گل بیگ خان نیازی صاحب، محترم ساجد اقبال خان بلوچ ٹیچر گورنمنٹ جامع ہائی سکول میانوالی، محترم رفاقت عباس خان بلوچ چک 40/10R خانے وال، محترم ملک محمد منظور احمد، محترم ملک غلام رسول، محترم زاہد اقبال خان، محترم منظور حسین آصف، محترم غلام حنیف گھنجیرہ ٹیچران گورنمنٹ جامع ہائی سکول میانوالی، شامل تھے، میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔

علامہ غلام محمد صدیقی صاحب ڈسٹرکٹ خطیب اٹک اور صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ بھوروی مہتمم جامعہ شمع صدیقیہ میانوالی نے دو عدد نایاب ریفرنس بکس عنایت فرمائیں۔ میری دلی محبتیں اُن کے نام! حاجی نور احمد ملک (سعد ٹریڈرز، میانوالی) کی چاہتوں کا بھی شکریہ!

میں ہر قاریِ قصیدہ سے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے والد محترم ملک محمد بخش مرحوم کے لیے دُعا مغفرت فرمائیں اور میری والدہ محترمہ خاتونِ جنت نشاں، صاحب خاتون کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

خصوصاً شکر گزار ہوں اپنی محترمہ شریک حیات کا بھی اور اپنی عالی ہمت دختر نیک اختر مصباح نور، عزیز از جان بیٹے محمد علی اُسامہ، ''خصوصی'' بچے محمد مصعب نعمان احمد، ذہین و فطین منہاج فاطمہ اور خوب شرارتی سبحان عمر کا بھی، اور ننھی منی اسوۃ الزہرا کا بھی۔

اسی طرح مجھ سمیت میرے بھائیوں کرنل (ریٹائرڈ) عظمت حیات ملک، شوکت عباس ملک (ریٹائرڈ) سٹیٹ بینک آف پاکستان لاہور، ملک ظفر اقبال، ان کے جملہ گھر والوں اور میری چاروں بہنوں اور اُن کے جملہ متعلقین کی سلامتیِ صحت و ایمان کے لیے بھی دُعا فرمائیں۔

اس سارے کارِ خیر میں ہمہ وقت سراپہ دُعا اور سایہ بن کر ساتھ نبھانے والوں میں ملک فضل احمد صاحب (کمپوزر)، جناب زین العابدین شاہ صاحب، علامہ حامد رضا بھیروی صاحب، ملک احمد رضا، پیر مہر علی ایرڈ ایگری کلچر یونیورسٹی راولپنڈی، ڈاکٹر عمر دراز صاحب، رضاء المصطفیٰ صاحب، ضیاء المصطفیٰ صاحب، اعجاز المصطفیٰ صاحب، صوفی منش حاجی محمد ندیم اکبر، غلام فرید صاحب، اور انتہائی پیارے شاگردانِ باوفا جناب مختار احمد، جناب طفیل احمد، جناب عبدالماجد اور جناب محمد نوید (حسن کمپوزنگ سنٹر میانوالی) شامل تھے۔ میں ان کے لیے سرتاپا حرف دُعا و تشکر ہوں۔

قارئین کے لئے یہ بات شاید حیرت کا باعث ہو کہ آبشارِ بردہ کا مسودہ 2016ء کے اواخر میں مکمل ہو گیا تھا اور 2017ء کے اوائل سے لے کر تا حال یہ مسودہ لاہور ہی میں رہا لیکن بوجوہ اشاعت پذیر نہ ہو سکا۔ حقیقت ہے ہم مایوس ہو چلے تھے اور میں نے اس پر مزید نئی جہتوں سے کام کا ارادہ باندھ لیا تھا لیکن ایک آخری کوشش کے طور پر ہم نے دارالاسلام کے جواں سال جناب رضاء الحسن قادری صاحب کو اپنی بپتا سنائی، ہماری ہی شدید ترین اصرار بھری خواہش پر انہوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لے لیا اور یوں بالآخر ناممکن ممکن ہو گیا۔ جناب رضاء الحسن قادری صاحب کا یہ احسان مجھ پر قرض رہے گا۔

پھر یہی دُعائے اولین و آخرین کہ اللہ رب العزت آبشارِ بردہ کو ہم سب کیلئے اُخروی نجات اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور خوشنودی کا سبب بنا دے۔ (آمین)

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَّةُ فِي مَدْحِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقِدَمِ

مَوْلَاىَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

# اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
# فِي الْمَدْخَلِ

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِىْ سَلَمِ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمِ

أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَّا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

لَوۡلَا الۡهَوٰى لَمۡ تُرِقۡ دَمۡعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَا أَرِقۡتَ لِذِكۡرِ الۡبَانِ وَالۡعَلَمِ

فَكَيۡفَ تُنۡكِرُ حُبًّا بَعۡدَ مَا شَهِدَتۡ
بِهٖ عَلَيۡكَ عُدُوۡلُ الدَّمۡعِ وَالسَّقَمِ

وَأَثۡبَتَ الۡوَجۡدُ خَطَّىۡ عَبۡرَةٍ وَّضَنًى
مِّثۡلَ الۡبَهَارِ عَلٰى خَدَّيۡكَ وَالۡعَنَمِ

نَعَمۡ سَرٰى طَيۡفُ مَنۡ أَهۡوٰى فَأَرَّقَنِىۡ
وَالۡحُبُّ يَعۡتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالۡأَلَمِ

يَا لَآئِمِىۡ فِى الۡهَوٰى الۡعُذۡرِيِّ مَعۡذِرَةً
مِّنِّىۡ إِلَيۡكَ وَلَوۡ أَنۡصَفۡتَ لَمۡ تَلُمِ

عَدَتۡكَ حَالِىۡ لَا سِرِّىۡ بِمُسۡتَتِرٍ
عَنِ الۡوُشَاةِ وَلَا دَآئِىۡ بِمُنۡحَسِمِ

مَحَّضْتَنِي النُّصحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصحٍ عَنِ التُّهَمِ

## اَلْفَصلُ الثَّانِي

## فِي التَّحْذِيرِ مِنْ هَوَى النَّفْسِ

فَإِنَّ أَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

لَوۡ كُنۡتُ أَعۡلَمُ أَنِّيۡ مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمۡتُ سِرًّا بَدَا لِيۡ مِنۡهُ بِالۡكَتَمِ

مَنۡ لِّيۡ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنۡ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الۡخَيۡلِ بِاللُّجُمِ

فَلَا تَرُمۡ بِالۡمَعَاصِيۡ كَسۡرَ شَهۡوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيۡ شَهۡوَةَ النَّهِمِ

وَالنَّفۡسُ كَالطِّفۡلِ إِنۡ تُهۡمِلۡهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنۡ تَفۡطِمۡهُ يَنۡفَطِمِ

فَاصۡرِفۡ هَوَاهَا وَحَاذِرۡ أَنۡ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الۡهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصۡمِ أَوۡ يَصِمِ

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الۡأَعۡمَالِ سَائِمَةٌ
وَّإِنۡ هِيَ اسۡتَحۡلَتِ الۡمَرۡعٰى فَلَا تُسِمِ

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَّقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَّلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فِيْ مَدْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَ الظَّلَامَ إِلٰى
إِنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْأَدَمِ

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيهَا ضَرُورَتُهٗ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُوا عَلَى الْعِصَمِ

وَ كَيْفَ تَدْعُوا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَّوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِي تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِّنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِیْ نَبِیِّهِمٖ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمٖ

فَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَّانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰیَاتُهٗ عِظَمًا
أَحْیَى اسْمُهٗ حِیْنَ یُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمٖ

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَى الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمٖ

أَعْیَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَیْسَ یُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَیْرُ مُنْفَحِمٖ

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمٖ

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِّيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمٖ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهٗ بَشَرٌ
وَأَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمٖ

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمٖ

فَإِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمٖ

حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَ اَحْيَتْ سَآئِرَ الْأُمَمٖ

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهِ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَ فِيْ حَشَمِ

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْباً ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

# اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ
## فِيْ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

أَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَءٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمٖ

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ
قَدْ أُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمٖ

وَبَاتَ إِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمٖ

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٖ

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَّالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُّنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِ

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

## اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ
## فِيْ مُعْجِزَاتِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِيْ إِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ بِاللَّقَمِ

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَآئِرَةً
تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِّلْهَجِيرِ حَمِي

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ أَنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَّكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِيَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ
قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

آيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى أَحَدٍ
بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

## اَلْفَصْلُ السَّادِسُ
## فِيْ شَرَفِ الْقُرْآنِ وَمَدْحِهٖ

دَعْنِيْ وَوَصْفِيَ آيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَّلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ إِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

آيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّ لَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحَرَمِ

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَّفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

فَلَا تُعَدُّ وَ لَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ

إِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآؤُوهُ كَالْحُمَمِ

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

لَا تَعْجَبَنْ لِحُسُودٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلاً وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَّيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

## اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

## فِيْ إِسْرَائِهِ وَمِعْرَاجِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّيْلاً إِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرٰى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

وَبِتَّ تَرْقٰى إِلٰى أَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً
مِّنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

وَ قَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقٰى لِمُسْتَنِمِ

خَفَضتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

كَيمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَ سِرٍ أَيِّ مُكْتَتِمِ

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَّجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَّعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِّعَمِ

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

لَمَّا دَعَا اللهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهٖ
بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

# اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

## فِيْ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلاً مِّنَ الْغَنَمِ

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَّسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ
مِّنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

مَكْفُوْلَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَّخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

فَسَلْ حُنَيْنًا وَ سَلْ بَدْرًا وَ سَلْ أُحُدًا
فَصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

اَلْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

تُهْدِيْ إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسِبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

كَأَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ حُزُمِ

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقاً
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَ الْبُهَمِ

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهٗ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِيْ آجَامِهَا تَجِمِ

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

أَحَلَّ أُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِيْ أَجَمِ

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

# اَلْفَصلُ الثَّامِنُ

## فِی التَّوسُّلِ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

خَدَمتُهُ بِمَدِيحٍ أَستَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمرٍ مَضٰى فِي الشِّعرِ وَالخِدَمِ

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخشٰى عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

أَطَعتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الحَالَتَينِ وَمَا
حَصَّلتُ إِلَّا عَلَى الآثَامِ وَالنَّدَمِ

فَيَا خَسَارَةَ نَفسِيْ فِيْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشتَرِ الدِّينَ بِالدُّنيَا وَلَمْ تَسُمِ

وَمَنْ يَّبِعْ آجِلاً مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِىْ بَيْعٍ وَّ فِىْ سَلَمِ

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِىْ بِمُنْتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِىِّ وَلَا حَبْلِىْ بِمُنْصَرِمِ

فَإِنَّ لِىْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِىْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِىْ مَعَادِىْ آخِذًا بِيَدِىْ
فَضْلاً وَّ إِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

حَاشَاهُ أَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِىْ مَكَارِمَهٗ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

وَ مُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِىْ مَدَائِحَهٗ
وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِىْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكَمِ

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

## اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

## فِي الْمُنَاجَاةِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ أَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَّدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمِ

وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلُ التُّقٰى وَ النُّقٰى وَ الْحِلْمِ وَ الْكَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِيٍّ وَّ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِی الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِءِهَا
سَاَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ

# آبشارِ بُردہ

اُردو ترجمہ

قصیدۂ بُردہ

محمدّ ریاض بھیروی

# پہلی فصل

## ذکرِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

①

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

## یادِ محبوب میں خون کے آنسو

(اے محبوب کی گلیوں سے بچھڑ جانے والے) کیا تجھے (دیارِ محبوب) مقامِ ذی سلم (یعنی مکہ و مدینہ کی بستیوں کے بچھڑے ہوئے) پڑوسیوں (رفیقوں، ہم نشینوں کی پُرنم) یاد آئی ہے کہ تیری (ہجر و فراق کی ماری) آنکھوں میں سے خون میں لت پت آنسوؤں کی جھڑیاں جاری ہیں۔

②

أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

## کوئے محبوب کی ہوائیں اور بجلیاں

کیا (تسکینِ دل و جاں، کوئے جاناں) کاظمہ کی جانب سے (مکینِ گنبد خضرا اور مدینے کی) ہوائے مُشک بار آئی ہے یا پھر (محبوب کے قدموں کو چومنے والے) کوہِ اضم (پہ چھائی ہجر و فراق کی) ظلمتوں میں (اچانک ڈھیرے سے یادِ محبوب اک) بجلی (سی بن کر) جھلملائی ہے۔

③

فَمَا لِعَيۡنَيۡكَ إِنۡ قُلۡتَ اكۡفُفَا هَمَتَا

وَمَا لِقَلۡبِكَ إِنۡ قُلۡتَ اسۡتَفِقۡ يَهِمِ

## فراقِ محبوب میں آہ وزاریاں اور بے قراریاں

پس تیری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اگر تو انہیں تھمنے کو کہتا ہے تو یہ اور زیادہ بِلک بِلک کر اور پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگتی ہیں اور تیرے دل کو کیا ہو گیا ہے کہ اگر تو اسے سنبھلنے کو کہتا ہے تو یہ اور زیادہ تڑپنے، پھڑکنے (سلگنے اور بھڑکنے) لگتا ہے۔

④

أَيَحۡسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الۡحُبَّ مُنۡكَتِمٌ

مَّا بَيۡنَ مُنۡسَجِمٍ مِّنۡهُ وَمُضۡطَرِمِ

## رازِ عشق چھپائے نہ چھپے

کیا بے چین و بے قرار عاشقِ زار یہ گمان کرتا ہے کہ اس کی چشمِ اشک بار اور اس کے دلِ بے قرار کے مابین اس کے رازِ محبت پر پردہ پڑ جائے گا۔

(یعنی کیا اُس کی آہ وزاری اور بے قراری سے رازِ محبت چُھپا رہ جائے گا)

⑤

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

## رازِ عشق بے نقاب

اگر تجھے عشق نہ ہوتا تو تُو ویرانوں اور کھنڈروں پر آنسو نہ بہایا کرتا اور (محبوب کے قد سے مشابہ) درخت بان اور (محبوب کے قدموں سے وابستہ) پہاڑ (جبلِ حرا یا جبلِ ابوقُبیس) کی یاد میں تیری نیندیں اُچاٹ نہ رہا کرتیں۔

⑥

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

## گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے، کھلی گواہی

پس تو اپنی محبت کے خلاف، اشک باری اور بیماری جیسے (دو) معتبر گواہوں کی شہادت اور گواہی آ جانے کے بعد، اِس بات کو کیسے جُھٹلا سکتا ہے کہ تجھے محبت نہیں ہے؟

(۷)

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّىْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

## یہ نشانِ عشق ہیں، جاتے نہیں

اور (تو اور) آتش وسوزِ عشق نے (بھی) زرد گلاب اور درختِ حِنا کی طرح، آنسوؤں اور نقاہت کے (زرد اور سرخ رنگ کے) دو نشان تیرے رخساروں پر ثبت کر (کے رکھ) دیے ہیں۔

(۸)

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِىْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

## بالآخر عشق کا اقرار

ہاں! (میں مانتا ہوں کہ جب) رات مُجھے میرے محبوبِ دل وجان کی یاد آئی تو میری نیند اُجڑ گئی اور (ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ) محبت کا دکھ، زندگی کے سکھ کو نابود کر کے رکھ دیتا ہے۔ محبت کے (سوز و) غم سے (زندگی کے) مزے ختم ہو جاتے ہیں۔ (یعنی عشق کے جنون سے زندگی بے سکون ہو جاتی ہے) (عشق کی تڑپ، لطفِ حیات کو ہڑپ کر لیتی ہے) (عشق کی گھات، زندگی کے سرور کو کاٹ دیتی ہے)

(۹)

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

## گرفتارِ عشق کی لاچاریاں اور بے بسی

(یمن کے قبیلہ) عذرہ (کے پاک باز عاشقوں کی سی پاک اور لازوال) محبت میں بھی مجھے ملامت کرنے والے، میں تجھ سے معذرت خواہ ہوں (یعنی مجھے اس عشق ومحبت میں معذور جان) اگر تو انصاف سے کام لیتا تو مجھے ملامت ہی نہ کرتا (کیونکہ میں تو اس عشق کے ہاتھوں مجبور و بے بس اور لاچار ہوں تو پھر ملامت کیسی!)

(۱۰)

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

## کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی

میرے حال کی خبر تجھ تک بھی جا پہنچی ہے (اب تو بھی میرا محرمِ حال بن گیا ہے) اب (ایک طرف تو) میری محبت چغل خوروں اور ملامت گروں سے پوشیدہ نہیں رہی اور (دوسری طرف حال یہ ہے کہ) میرے عشق کا روگ بھی کٹنے والا نہیں۔

(۱۱)

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهٗ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمٖ

## خاک سمجھائے کوئی عشق کے دیوانے کو

(اے چارہ گرِ عشق! بے شک) تو نے تو پورے اخلاص کے ساتھ مجھے نصیحت کی لیکن میں نے یہ نصیحت سنی ان سنی کر دی (یعنی نصیحت سننا گوارا ہی نہ کیا) (کیونکہ) عاشق (عشق کی دنیا میں ایسا مست اور مگن ہوتا ہے کہ) ملامت گروں اور نصیحت گزاروں کی باتوں پر کان ہی نہیں دھرتا۔ (بلکہ حق تو یہ ہے کہ اسے حرفِ نصیحت سنائی ہی نہیں دیتا)

(۱۲)

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمٖ

## فطرت کی چارہ گری بھی موردِ الزام ٹھہری

بے شک ضعیف العمری اور بڑھاپے نے (اک سچا، فطری اور حقیقی) ناصح بن کر مجھے ملامت کی تو میں نے اس پر بھی (جھوٹا اور فریبی ہونے کی) تہمت لگا دی۔ حالانکہ بڑھاپے اور سفید بالوں کی صورت میں آنے والے (حقیقی اور فطری) ناصح پر الزام اور تہمتیں لگانا حقیقت سے بڑی بعید تر (اور اِک بہت ہی عجیب ترسی) بات ہے۔

# دوسری فصل

## ہوائے نفس کے سدباب میں

(۱۳)

فَإِنَّ أَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

## نفس امّارہ کی نادانی اور بے وقوفی و ہٹ دھرمی

بے شک برائی کا شدید حکم دینے والے میرے نفس نے بڑھاپے اور کبرسنی (ضعیف العمری، بالوں کی سفیدی اور کمرخمیدگی) کی صورت میں تنبیہ اور ڈراوہ آ جانے کے باوجود بھی اپنی نادانی اور ناسمجھی کی وجہ سے نصیحت نہ پکڑی۔ (یعنی بوڑھا تو ہو گیا مگر متنبہ، چوکنا، خبردار، ہوشیار اور بیدار نہ ہوا)

(۱۴)

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

## نفس امارہ کی بے اعتنائیاں، لاپروائیاں

میں اپنے سر پر بڑھاپے کے سفید بالوں کی شکل میں اچانک قدم رنجہ فرمانے والے مہمانِ مکرم کی (مہمان نوازی و خاطر تواضع اور) ضیافت کے لیے اعمالِ حسنہ کی تیاری کا اہتمام نہ کرسکا اور نہ ہی اس کی تعظیم بجالا سکا۔

(۱۵)

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّيْ مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

## تلافیِ مافات پر مایوس حسرتیں

اگر تو مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میں اس مہمان (یعنی بڑھاپے کے سفید بالوں) کی تکریم و تعظیم نہ کر سکوں گا تو میں اس آشکار ہو جانے والے بھید کو خضاب (مہندی) سے چھپا لیتا۔

(۱۶)

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

## گمراہی کی گھمن گھیریوں میں تلاشِ مرشد کی خواہش

ہے کوئی میرا؟ (ہادی و راہنما، مرشد و مقتدا؟) جو میرے نفس (کے سرکش گھوڑے) کو اس کی منہ زوری سے اس طرح روکے جس طرح گھوڑے کی سرکشی کو لگام میں ڈال کر روکا جاتا ہے۔

(۱۷)

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَھْوَتِھَا
إِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَھْوَةَ النَّھِمِ

## شہوت کے زور کا غلط توڑ

پس تو یہ اُمید تو بالکل ہی نہ رکھ کہ گناہوں کا ارتکاب کر کر کے نفس کی شہوتوں کا توڑ ہو جائے گا۔ کیونکہ (بار بار کا) کھانا (بھی) کسی پیٹو اور حریص آدمی کی بھوک (کو کم نہیں کرتا بلکہ اسے) مزید بھڑکا دیتا ہے۔ (اسی طرح نفسِ سرکش کو گناہوں کی جتنی خوراک ملتی جائے گی، اس کی سِفلی بھوک اور اِشتہا اسی قدر زور پکڑتی جائے گی۔)

(۱۸)

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ إِنْ تُھْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

## نفس دودھ پیتے بچے کی مانند ہے

اور نفس تو دودھ پیتے بچے کی طرح ہے اگر تُو اسے اپنے حال پر چھوڑ دے گا تو یہ جوان ہو کر بھی شیرِ مادر کی محبت میں گرفتار رہے گا (یعنی اس عادت پر جری اور بے خوف ہو کر تا جوانی دودھ پیتا رہے گا) اور اگر تُو اس کا دودھ چھڑا دے گا تو یہ چھوڑ دے گا۔

(۱۹)

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

## خواہشِ نفس کی غلامی کا انجامِ بد

پس خواہشِ نفس کی روک تھام اور اس کا سدِ باب کر، (اس کے غلبہ وتسلط) اور اس کی غلامی سے بچ، بے شک جب ہوائے نفس بے قابو ہو جاتی ہے تو بندے کو یا تو ہلاک کر دیتی ہے یا اُسے عیب دار بنا دیتی ہے۔

(۲۰)

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

## نفس ایک بے حد چرنے والا جانور

اور نفس پر (کڑی) نظر رکھ اور (یاد رکھ کہ) یہ اپنے معمولات میں بے حد چرنے والے جانور کی طرح ہے (یعنی اعمال کی چراگاہ میں چرتا ہے تو چرتا ہی چلا جاتا ہے) اور اگر یہ چراگاہ کو مرغوب جان کر دل لگا بیٹھے اور اسے مزہ آنے لگے (اور وہ فخر ومباہات اور خودنمائی کا شکار ہونے لگے) تو پس پھر اسے مت چرنے دے۔

(۲۱)

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

## نفس مردار کو سنوار کر اور زہر کو آبِ حیات اور امرت بنا کر پیش کرتا ہے

نفس امارہ ہمیشہ انسان کی نظروں میں دنیا کی ہلاکت خیز لذتوں کو یوں خوشنما کر دکھاتا ہے کہ اُسے اس بات کا احساس تک نہیں ہو پاتا کہ اس (بظاہر پُرلذت نظر آنے والے) مرغن کھانے میں تو زہر ملا ہوا ہے۔

(جس طرح لفظ ''دسم'' (جس کا معنی ہے مرغن کھانا) کے اندر لفظ ''سم'' (جس کا معنی ہے زہر) موجود ہے۔ اسی طرح نفس امارہ کی ہر پُرفریب اور پُرکشش رعنائی میں ہلاکت اور تباہی چھپی ہوتی ہے)

(۲۲)

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

## فاقہ وافلاس اور امارت وثروت کی تباہ کاریاں

فاقہ (غربت کی تنگی وافلاس) اور سیری (امارت وثروت کی کشادگی) میں نفس کے دجل وفریب سے ڈر کیونکہ اکثر غربت کی بھوک، امارت کی شکم سیری سے بڑھ کر شرانگیز (بدتر اور فتنہ انگیز) ہوتی ہے۔

۲۳

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

## حرام کاریوں سے اجتناب کے لیے توبۃ النصوح

حرام امور سے معمور آنکھوں کو آنسو بہا بہا کر خالی کر دے اور ہمہ وقت نادم رہنے کو اپنے اوپر لازم کر لے (اور یوں توبہ و پرہیز پر ڈٹ جا)۔

۲۴

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

## نفس اور شیطان ہر رنگ میں دشمن جان ہیں

نفس اور شیطان دونوں کی مخالفت کرتا رہ اور ان کی فرمانبرداری (ہرگز) نہ کر اور اگر یہ دونوں تجھے (بظاہر) مخلصانہ نصیحت (بھی) کریں تب بھی انہیں جھوٹا اور فریبی (ہی) جان!

(۲۵)

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

## نفس اور شیطان کا طریقۂ واردات

اور تُو اِن (نفس اور شیطان) دونوں میں سے کسی کی بھی اطاعت نہ کر، چاہے وہ مخالف بن کر سامنے آئیں یا موافق بن کر (ظاہر ہوں) اور نفس اور شیطان چاہے دشمن بن کر آئیں یا دوست، یقیناً تو اِن کی دشمنی اور دوستی (یعنی بد خواہی اور خیر خواہی، مخالفت اور موافقت) کے مکر وفریب سے خوب اچھی طرح آگاہ ہے (لہٰذا پھر جان لے کہ یہ دونوں کبھی بھی تیرے ساتھ مخلص نہیں ہو سکتے)۔

(۲۶)

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٖ

## قولِ بے عمل سے الحفیظ الامان

(اللہ کی پناہ!) میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں ایسی کسی بھی بات سے جس پر میں خود عمل نہ کروں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے میں کسی بانجھ عورت سے اولاد منسوب کردوں۔

(۲۷)

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

دوسروں کو نصیحت، خود میاں فضیحت لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

میں نے تجھے نیکی کا حکم دیا لیکن خود اس پر کار بند اور ثابت قدم نہ ہوا تو پھر تجھے میرا یہ کہنے کا کیا فائدہ کہ "تو نیکی پر ثابت قدم اور کار بند رہ؟"

(۲۸)

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَّلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

موت کی کٹھن شاہراہ پر مسافر کا کم زادِ راہ

میں نے موت سے پہلے پہلے اضافی زادِ سفر تیار نہ کیا۔ سوائے فرائض کے کوئی اضافی نمازیں نہ پڑھیں اور نہ فرض روزوں سے ہٹ کر کوئی روزے رکھے۔

# تیسری فصل

## مدحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۲۹)

ظَلَمتُ سُنَّةَ مَنۡ أَحۡیَ الظَّلَامَ إِلٰی

إِنِ اشۡتَکَتۡ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنۡ وَّرَمٖ

## پیارے آقا کی عظیم سنتوں کے ساتھ ہماری بے وفائی

میں نے اس ذاتِ مبارکہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت کو ترک کر کے بہت ظلم کیا ہے جو ہستی اس قدر شب زندہ دار تھی کہ اکثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین مبارک کو ورم (سوجن) کے عارضے کی تکلیف اور شکایت لاحق ہو جایا کرتی تھی۔

(۳۰)

وَشَدَّ مِنۡ سَغَبٍ أَحۡشَاءَهٗ وَطَوٰی

تَحۡتَ الۡحِجَارَةِ کَشۡحًا مُّتۡرَفَ الۡأَدَمِ

## عظیم آقا کے فقرِ غیور کا منظر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک کے مارے اپنا پیٹ مبارک باندھ لیتے اور اپنے نازک اندام و نازنین (مبارک) پہلوؤں کو پتھروں کے نیچے کس (کر لپیٹ) لیا کرتے تھے۔

(۳۱)

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

## سونے کے پہاڑ اور آقا کی شانِ بے نیازی کا اِظہار

اور حتیٰ کہ سونے کے بلند و بالا اور دیو قامت پہاڑوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو ڈگمگانے اور پھسلانے کا ارادہ کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سامنے کمال شانِ بے نیازی اور استغنا کا مظاہرہ فرمایا (اور ان کی ہر پیشکش کو ٹھکرا کر رد کر دیا)۔

(۳۲)

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُوا عَلَى الْعِصَمِ

## دنیا سے آقا علیہ السلام کی بے غرضی اور عصمتِ خداداد

اور دنیا کی ضرورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی اور زُہد کو (اور بھی) مستحکم کر دیا۔ بے شک دنیا کی کوئی بھی ضرورت (ایسی نہیں جو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عفت و عصمت اور حفاظتِ خداداد پر غالب آسکے۔

(۳۳)

وَ کَیۡفَ تَدۡعُوۡا اِلَی الدُّنۡیَا ضَرُوۡرَۃُ مَنۡ
لَّوۡلَاہُ لَمۡ تَخۡرُجِ الدُّنۡیَا مِنَ الۡعَدَمِ

## آقا کی ذات، باعثِ تخلیق کائنات

اور دنیوی ضرورتیں اس ہستی کو دنیا کی طرف کیسے راغب کر سکتی ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ نہ ہوتی تو دنیا پردۂ عدم سے ظہور پذیر ہو کر وجود ہی میں نہ آتی۔

(۳۴)

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الۡکَوۡنَیۡنِ وَالثَّقَلَیۡنِ
وَالۡفَرِیۡقَیۡنِ مِنۡ عُرۡبٍ وَّمِنۡ عَجَمِ

## محمد امام و پیشوا، رہبر و مقتدا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دنیا و آخرت کے) دونوں جہانوں، (جن و اِنس کی) دونوں جماعتوں اور عرب و عجم کے دونوں گروہوں کے امام و پیشوا اور رہبر و مقتدا ہیں۔

(۳۵)

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاھِیْ فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

## ہمارے نبی، نیکی کے علمبردار، بدی سے برسرِ پیکار

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ پس ''ہاں'' یا ''ناں'' کہنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی راست باز اور حق گو نہیں ہے۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر فرمانِ عالی شان حرفِ آخر اور ہر قول پتھر پر لکیر اور ربّ کی تقدیر ہے)

(۳۶)

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

## صاحب شفاعت کبریٰ، گنہگاروں کی آخری اُمید گاہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے ایسے پیارے (برگزیدہ اور چنیدہ) محبوب ہیں کہ روزِ محشر ناگہانی مصائب و آلام کے ہر ہجومِ بلا میں شفاعت کی تمام تر اُمیدیں صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی سے وابستہ و پیوستہ ہوں گی۔
(شفاعت کا مرکز و محور اور آخری سہارا صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہوں گے اور یوں شفاعتِ کبریٰ کا تاج آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرِ اقدس پر سجا ہوگا)

(۳۷)

دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

## آقا کے دامن سے جڑنے والے اٹوٹ ہو گئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی۔ پس جو بھی (خوش نصیب) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے دامانِ رحمت) سے لپٹ کر وابستہ ہو گئے تو گویا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اٹوٹ رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

(۳۸)

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

## میرا پیمبر عظیم تر ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں پر صورت اور سیرت میں فوقیت لے گئے اور دیگر تمام انبیاء علم و کرم میں قطعاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر و ہم سر نہ ہو سکے۔

(۳۹)

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

## سارے نبی تیرے در کے سوالی

اور سب کے سب انبیاء علیہم السلام، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (فیضِ عام کے) بحرِ بیکراں میں سے محض اک چُلّو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے فضل وکرم) کی برساتِ مسلسل میں سے (صرف اور صرف) اک قطرہ (ہی) کے طلب گار ہیں۔

(۴۰)

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِّنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

## کتاب کے نقطے اور اعراب؟ نبوت کی کتاب، کون؟

اور وہ سب انبیاء علیہم السلام، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتابِ علم ومعرفت کے فقط نقطے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتابِ حکمت کے محض اعراب بن کر اپنے اپنے (مخصوص) مقام پر، (آپ کے خادم بن کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر کھڑے ہیں۔

(۴۱)

فَهُوَ الَّذِىْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتخابِ خدا

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ ہستی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بھی سراپا کمال ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیکر بھی سرتاپا حسن و جمال ہے اور مزید کرم بالائے کرم یہ کہ جان وارواح کے خالق باکمال نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا محبوب چن کر خود اپنے لیے خاص فرمالیا ہے۔

(۴۲)

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

## یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

## ایسا نصیب کسی اور کا کہاں!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جملہ اوصاف و کمالات اور محاسن میں بے مثل و بے مثال ہیں اور ان خوبیوں میں کسی اور کی شرکت سے پاک ہیں (یعنی ان اوصاف میں لاشریک ہیں)۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کا ہر جوہر (اور وصف) ایسا ہے جو کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ (اور نہ آئندہ کسی کو نصیب ہوگا) (یہ محاسن صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا خاصہ ہیں)

(۴۳)

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِم
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

## بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ دعویٰ الوہیت نہ کر جو نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا تھا اور اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی اور تعریف و توصیف میں جو جی میں آئے کہہ ڈال اور (وہ بھی) یقین کامل سے علی الاعلان اور بہ بانگ دہل کہا کر۔

(۴۴)

فَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَّانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

## حبیب خدا کہیے! محمد مصطفی کہیے!

اور جو بھی شرف و فضیلت چاہو ان کی ذات سے منسوب کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کے بارے میں جو بھی عظمتیں اور رفعتیں چاہو ان کے نام کرو۔

(۴۵)

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

## لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور شان و عظمت کی کوئی حد ہے ہی نہیں کہ جسے کوئی زبان لفظوں میں بیان کر سکے۔

(۴۶)

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
أَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

## کائنات آپ کی حقیقت کی تاب نہیں لا سکتی

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی عظمت و شان اور فضیلت کے عین مطابق ہوتے تو محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی لیتے ہی بوسیدہ اور ناپید ہو جانے والی ہڈیوں میں بھی زندگی آجاتی۔

(۴۷)

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَ الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

## حریص علیکم، نبی مہرباں بے شک، بے گماں

ہم پر اپنی طبعی شفقت و خیر خواہی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری ایسی آزمائش نہ کی کہ جس سے ہماری عقلیں عاجز آ جاتیں۔ پس نتیجتاً ہم کسی بھی تشکیک (شک و شبہ) میں مبتلا نہ ہوئے اور نہ ہی کسی حیرت کا شکار ہوئے (یعنی کسی بھی وہم و بے یقینی کا شکار ہوئے بغیر دولتِ ایمان سے ہم کنار ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں ایسا ایمان نصیب ہوا جو کسی بھی شک و شبہ اور وہم و گمان سے بالاتر ہے۔)

(۴۸)

أَعْیَی الْوَرٰی فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَیْرُ مُنْفَحِمِ

## اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو؟

ساری مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور و نزدیک کوئی ایک فرد بھی ایسا دکھائی نہیں دیتا جو عاجز و مبہوت ہو کر لاجواب نہ ہو گیا ہو۔

۴۹

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمٍ

## چھوٹا نظر کا دھوکا، آفتاب کی رعنائیاں اور فریبِ نظر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ، آفتاب کی مانند ہے جو دور ایسا ہے کہ آنکھوں کو چھوٹا محسوس ہوتا ہے (اور دور ہو کر بھی) قریب ایسا ہے کہ اپنی کرنوں سے نظروں کو خیرہ کر کے رکھ دیتا ہے۔

۵۰

وَ كَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَّامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

## دیکھنے میں تو بندہ ہے، حقیقت میں خدا جانے!

تصورِ جاناں اور محبوب کے سپنوں میں گم، غفلت کی نیند میں پڑی قوم، اس (فانی اور غیر حقیقی) دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل حقیقت کا ادراک کیسے کر سکتی ہے!

(۵۱)

فَمَبلَغُ العِلمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيرُ خَلقِ اللهِ كُلِّهِمِ

ہمارے علم کی انتہا، آقا سب سے برتر، سب سے اعلیٰ

پس (قصہ مختصر کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی اصل حقیقت) کے بارے میں ہمارے (ناقص) علم کی رسائی تو صرف اتنی سی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کامل بشر ہیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انسانِ کامل ہیں) اور اللہ تعالیٰ کی جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بہتر و برتر ہیں۔

(۵۲)

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّورِهِ بِهِمِ

معجزاتِ انبیا، خیراتِ نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور وہ سارے معجزے جو دیگر عالی قدر رسولانِ گرامی اپنے ساتھ لے کر آئے تھے، وہ انہیں نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے وسیلۂ جلیلہ) سے عطا ہوئے تھے۔

۵۳

فَاِنَّهٗ شَمۡسُ فَضۡلٍ هُمۡ کَوَاکِبُهَا
يُظۡهِرۡنَ أَنۡوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

## آپ کی ذات، کائناتِ نبوت کا آفتاب ہے

پس بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی (توحید و رسالت اور علم و) فضل کے حقیقی آفتابِ جہاں تاب ہیں اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام اسی آفتاب ہی کے ستارے ہیں جو لوگوں کو (کفر و شرک اور جہالت کے) اندھیروں میں اسی آفتاب محمدی کے جلوے اور تابانیاں آن دکھایا کرتے تھے۔

(لہٰذا آفتاب محمدی کے طلوع ہو جانے کے بعد اب جہاں میں سدا اُجالے ہی اُجالے ہیں، دیگر نبیوں کے ستارے اب اسی نورِ محمدی میں مستور ہو گئے ہیں)

۵۴

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتۡ فِي الۡكَوۡنِ عَمَّ هُدَا
هَا الۡعَالَمِيۡنَ وَ اَحۡيَتۡ سَائِرَ الۡاُمَمِ

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت، پیغامِ حیات ہے

حتی کہ جب یہ آفتاب عالم تاب، کائنات میں طلوع ہوا تو جملہ کائناتِ عالم میں اس کا نورِ ہدایت عام ہو گیا اور اس نے تمام اُمتوں کو زندگی بخش دی۔

٥٥

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

سُبْحَانَ اللهِ مَا أَحْسَنَكَ

اللہ اللہ کیا شان ہے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (دل ربا و جان فزا مقدس) سراپا کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آراستہ و پیراستۂ اخلاق، پیکرِ حسن و جمال، خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے اوصاف سے مالا مال ہیں۔

٥٦

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری

نبی محترم و محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرمی و نفاست، لطافت و نزاکت، تازگی و طراوت میں گلِ نو دمیدہ، سربلندی اور عروج و کمال میں چودھویں کے ماہِ پُر جمال، جود و سخا اور بخشش و عطا کے بحرِ بے کراں اور زمانے کی مانند عالی ہمم، ہمہ دم پُردم اور جراتوں کے کوہِ گراں ہیں۔

(۵۷)

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَ فِيْ حَشَمٖ

## آپ کا جلال، بے مثل و بے مثال

حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی شان وشوکت میں یکسر منفرد، یگانہ و یکتا ہیں لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رعب داب اور جاہ وجلال ایسا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے ہمہ وقت خدام و حشم کے لشکر میں گھرے ہوئے محسوس ہوں گے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے جلال کے مالک ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم تنہائی میں بھی یوں لگتے ہیں کہ جیسے کسی لشکر میں گھرے ہوئے ہوں۔)

(۵۸)

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٖ

## آپ کا کلام دل ربا، تبسم، جاں فزا

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی گفتگو یا تبسم فرماتے تو یوں لگتا کہ) گویا صدف کے پردوں میں پنہاں ایک اچھوتا و جھلک دار گوہر آبدار و تابدار ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گفتگو اور تبسم کی خزانوں سے معمور دو کانوں میں سے برآمد ہوا ہے (اور جگ مگ جگ مگ کر رہا ہے)۔

(۵۹)

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْباً ضَمَّ أَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

جمالِ یار در من اثر کرد۔ وگرنہ من آں خاکم کہ ہستم

کوئی بھی خوشبو آپ ﷺ کے جسدِ اطہر سے مَس ہونے والی مٹی کا مقابلہ کرنے کی تاب نہیں لاسکتی۔ مبارک ہو ان (خوش بخت شعاروں) کو جنہوں نے اس خاکِ بابرکات کی خوشبو سے مشامِ جاں کو معطر اور مشک بار کیا اور مبارک ہو (قسمت کے دھنی) اُن (سعادت مندوں) کو جو اس خاک پر بوسہ زن ہوئے۔

# چوتھی فصل

## میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں

(٦٠)

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَإٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

## محمد مصطفی آئے، بہاراں مسکرا پئیاں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت گاہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود اطہر کی خوشبو سے (جلوہ بارونمایاں اور مشک بار ہوکر) جگمگا اُٹھی۔ کس قدر (مطہر و) معطر (اور خوشبو کا نگر) ہے وہ مقام جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا (جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ آرا ہوئے اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال و آرام فرما ہوئے)۔

(٦١)

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ
قَدْ أُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

## یومِ میلاد، ظالمانِ جہاں کے خلاف اعلانِ جنگ

اس دن اہل فارس نے اپنی فراست سے یہ بات بھانپ لی کہ انہیں عذاب و عتاب (کے اک کڑے وقت) کی آمد (کے خطرے) سے ڈرا کر خبردار کر دیا گیا ہے۔

(٦٢)

وَبَاتَ إِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرا کر گر گیا

اور کسریٰ بادشاہِ ایران کا محل منہدم ہو گیا جس طرح کسریٰ کے ساتھیوں کا لشکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منتشر ہو گیا۔

(٦٣)

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدہ کی سانسیں ٹھنڈی پڑ گئیں

اور (ہزار سال سے روشن آتش کدۂ فارس کی) آگ اپنے آپ پر حسرت و افسوس کی آہِ سرد کھینچ کر بجھ گئی اور دریائے فرات کے سوتے (چشمے) (نادم و شرمندہ ہو کر) خشک (و بند) ہو گئے۔

(۶۴)

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

## کافروں کے مرگھٹوں کا خشک ہو جانا

اہالیانِ شہر ساوہ، دریائے ساوہ کے ناپید و خشک ہو جانے پر غمگین ہو گئے اور اس کے پانیوں کے طلب گار (ناکام و مایوس اور) غضب ناک ہو کر عالمِ تشنگی میں (پیاسے) پلٹ آئے۔

(۶۵)

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

## آگ شرم سے پانی پانی۔ پانی جل کر بھاپ

گویا کہ آگ (آتش) غم کے مارے پانی کی طرح نمناک ہو گئی اور پانی آگ کی مانند شعلہ زن ہو کر بھڑک اُٹھا۔

٦٦

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَّالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

جاءالحق کی صدائیں۔نورِحق کی شعائیں

اور جن صدائیں دینے لگے اور (انوار) روشنیاں جھلملانے لگیں۔ سچائی اور صداقت قرآن وحدیث سے چھلکنے اور ہویدا ہونے لگی۔

٦٧

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

صُمٌّ، بُکْمٌ، عُمْیٌ کے مناظر

وہ کفار اندھے اور بہرے بن گئے۔ پس انہیں بشارتوں کے اعلان سنائی نہ دیے اور نہ ہی انہیں ڈرانے والی بجلیاں نظر آئی۔

(۶۸)

مِنۡ بَعۡدِ مَا أَخۡبَرَ الۡأَقۡوَامَ كَاهِنُهُمۡ
بِأَنَّ دِيۡنَهُمُ الۡمُعۡوَجَّ لَمۡ يَقُمِ

## دین باطل کی گواہی پر اپنے کاہنوں کی گواہی

وہ اس کے بعد (بھی اندھے اور بہرے بنے رہے) جب کہ ان کے کاہنوں نے انہیں بتا دیا تھا کہ ان کا مذہب باطل (فاسد اور غلط) ہے اور قائم (ودائم اور باقی) نہیں رہ سکتا۔

(۶۹)

وَبَعۡدَ مَا عَايَنُوۡا فِي الۡأُفُقِ مِنۡ شُهُبٍ
مُّنۡقَضَّةٍ وَّفۡقَ مَا فِي الۡأَرۡضِ مِنۡ صَنَمِ

## تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

اور آسمان کے کناروں سے شہابِ ثاقب اور اسی طرح زمین میں بتوں کو گرتا دیکھ لینے کے بعد بھی وہ کفار اندھے اور بہرے ہی بنے رہے۔

۷۰

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

## شیاطین کا فرار اور پسپائی

حتیٰ کہ شیاطین ایک دوسرے کے پیچھے ایک دوجے کے قدموں میں گرتے پڑتے وحی کے راستے پر سے منہ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

۷۱

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَّاحَتَیْهِ رُمِ

## ابرہہ کے لشکریوں کی طرح کنکریوں کی مار

گویا کہ وہ کفار وشیاطین ابرہہ کے جنگجو سورماؤں کی مانند یا اس لشکر کی مانند راہِ فرار اختیار کر گئے جو لشکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے پھینکی گئی کنکریوں سے ہلاک ہو گیا تھا۔

(۷۲)

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

## تسبیح یونس، کنکریاں اور مچھلی

وہ کنکریاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں میں سے اس طرح اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے نکل رہی تھیں جس طرح حضرت یونس علیہ السلام لقمہ خور (لقمہ بنا لینے والی) مچھلی کے پیٹ میں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے نکل آئے تھے۔

# پانچویں فصل

## نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات کے بیان میں

(۷۳)

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

## درختوں کا سجدہ کناں آنا

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلاتے تو درخت پاؤں نہ ہونے کے باوجود اپنے تنوں کے بل چل کر سجدہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔

(۷۴)

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ بِاللَّقَمٖ

## درختوں کی شاخوں کی انوکھی کتابت

یوں لگتا تھا کہ جیسے ان درختوں کی شاخیں دو سطروں کے مابین کسی انوکھے اور اچھوتے خوبصورت رسم الخط میں (عظمت و کمالات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنی عقیدت شعاری و وفاداری کی بے مثل داستانیں اور) تحریریں رقم کرتے چلے آرہے ہیں۔

۷۵

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَآئِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

## بادلوں کا سایہ کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے بادل نما کوئی چیز دوپہر کی آگ برساتی گرمی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ وخدمت سرانجام دیتی۔

۷۶

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ أَنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

## چاند کی قلبِ مصطفٰی سے نسبت

مجھے شق ہو (کردولخت) ہو جانے والے چاند کی سچی قسم! بے شک چاند کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ اطہر سے خصوصی نسبت ہے۔

(۷۷)

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَّكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

## غارِ ثور کے باہر کافروں کا اندھا ہو جانا

واہ کیا شان و عظمت ہے اُن مجسّمانِ خیر و کرم کی جو غارِ ثور کے دامن کو نصیب ہوئے اور سب کافروں کی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے سے قاصر رہ گئی۔

(۷۸)

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يُرَيَا
وَهُمْ يَقُولُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

## کافروں کا منہ سے کہنا کہ غار خالی ہے

پس وہ صدقِ مجسم (پیکرِ صداقت) آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق مجسم (پیکر صدیقیت) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں ہونے کے باوجود نظر نہ آئے اور اُدھر کفار یہ کہہ رہے تھے کہ غار میں تو کوئی بھی نہیں ہے۔

(۷۹)

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

## کبوتری کے انڈے، مکڑی کا جالا

اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ اگر افضل البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ غار کے اندر ہوتی تو مادہ کبوتر کبھی بھی غار کے منہ پر انڈے نہ دیتی اور نہ ہی مکڑی جالا بُنتی۔

(۸۰)

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

## اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت کا معجزانہ بندوبست

اور اللہ تعالیٰ کی (خصوصی) حفاظت (اور وعدۂ عصمت) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُہری زرہوں اور بلند و بالا قلعوں (کی احتیاج) سے بے نیاز فرما دیا۔

(۸۱)

مَا سَامَنِی الدَّھرُ ضَیمًا وَّاستَجَرتُ بِہٖ
إِلَّا وَنِلتُ جِوَارًا مِّنہُ لَم یُضَمِ

## ستم ہائے روزگار اور آقا کا جوارِ رحمت

جب کبھی بھی زمانے نے مجھ پر ظلم وستم کیا اور جب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پناہ کا خواستگار ہوا تو مجھے فوراً ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محفوظ اور دائمی ساتھ میسر آ گیا یعنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوارِ رحمت میں آ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ و مامون ہو گیا۔

(۸۲)

وَلَا التَمَستُ غِنَی الدَّارَینِ مِن یَدِہٖ
إِلَّا استَلَمتُ النَّدٰی مِن خَیرِ مُستَلَمِ

## آقا کی بارگاہ سے منہ مانگی اور من چاہی مراد

میں نے جب بھی ان کے دست جود و کرم سے غنائے دارین کی التجا کی تو مجھے بخشش و عطا والے اُن ہاتھوں سے جو کہ جہاں بھر میں عمدہ ترین بوسہ گاہ ہیں، فوراً منہ مانگی (اور من چاہی) مراد مل گئی۔

(۸۳)

لَا تُنۡكِرِ الۡوَحۡىَ مِنۡ رُّؤۡيَاهُ إِنَّ لَهُ
قَلۡبًا إِذَا نَامَتِ الۡعَيۡنَانِ لَمۡ يَنَمِ

## عالمِ خواب میں دلِ بیدار

اس وحی کا منکر نہ بن جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوابوں میں اُترتی تھی کیونکہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلبِ اطہر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے سو جانے پر بھی سوتا نہیں بلکہ جاگتا رہتا ہے۔

(۸۴)

وَذَاكَ حِيۡنَ بُلُوۡغٍ مِّنۡ نُّبُوَّتِهِ
فَلَيۡسَ يُنۡكَرُ فِيۡهِ حَالُ مُحۡتَلِمِ

## وحی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب میں آنا حق ہے

اور یہ وحی (بذریعہ خواب ورُویا) اُس وقت اُترا کرتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت عطا ہو چکی تھی۔ پس حالتِ نبوت و بلوغ نبوت کے وقت کے خوابوں کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

(۸۵)

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

## وحی محنت سے نہیں ملتی، یہ اللہ کا انتخاب ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی بابرکت ہے۔ وحی کوئی کسبی چیز نہیں ہے (کہ محنت سے مل جائے) اور اسی لیے کسی بھی نبی علیہ السلام پر غیب کی خبریں دینے پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔

(۸۶)

آيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى اَحَدٍ
بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

## آیاتِ بینات ضامن عدل وانصاف

قرآن کی روشن آیات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ (یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں) ان کے بغیر لوگوں میں عدل وانصاف کا قیام ممکن نہیں ہے۔

(۸۷)

کَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

## جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک چھو جانے پر کتنے ہی بیمار (تھے جو) تندرست اور صحت یاب ہو گئے اور کتنے ہی محتاج بے بس اور مجبور (اور دیوانے لوگ تھے جو) دیوانگی وجنون کے پھندے سے آزاد ہو گئے۔

(۸۸)

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهُ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا، زندگی کی عطا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے قحط زدہ (خشک ومردہ) سال میں ہریالی وسرسبزی (وشادابی) کی زندگی دوڑ گئی اور حتیٰ کہ اُسی قحط زدہ وخشک سال کو سیاہی مائل سبز ترین زمانوں میں بقعۂ نور کی سی حیثیت حاصل ہو گی۔

۸۹

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے جل تھل ہو گیا

گرج دار بادلوں کی معیت میں بارانِ کرم کھل کے برسا، تجھے یوں گمان ہوتا کہ وادیوں میں دریا رواں ہو گئے ہیں یا پھر شدید سیلابِ باراں آ پہنچا ہے۔

# چھٹی فصل

# عظمت قرآن کے بیان

(۹۰)

دَعنِي وَوَصفِي آيَاتٍ لَهُ ظَهَرتْ
ظُهُورَ نَارِ القِرىٰ لَيلاً عَلىٰ عَلَمِ

## قرآن کی آیات، روشن، واضح، بینات

مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اوصافِ بینات کی مدح سرائی سے مت روک، جو اوصاف رات کے وقت کسی پہاڑ کی چوٹی پر کسی مہمان مسافر کی ضیافت و آمد کے لیے جلائی گئی آگ کی طرح روشن اور بالکل نمایاں ہیں۔

(۹۱)

فَالدُّرُّ يَزدَادُ حُسنًا وَّهُوَ مُنتَظِمٌ
وَّلَيسَ يَنقُصُ قَدرًا غَيرَ مُنتَظِمِ

## حمد و نعت، نظم میں ہو یا نثر میں، یکساں بھلی لگتی ہے

پس موتی اگر موتیوں کے ہار میں پرویا ہوا ہو تو اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے اور اس کی زیبائی کو چار چاند لگ جاتے ہیں، لیکن اگر موتی (موتیوں کی مالا) لڑی سے کٹ کر جدا بھی ہو جائے تو بھی اس کا حسن ماند اور پھیکا نہیں پڑتا۔

(۹۲)

فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ إِلٰى

مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

## نعت رسول کا سلسلہ لامتناہی و دراز ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر کریمانہ اخلاق واعلیٰ خصائل کے مالک ہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدح سرا کی آرزوئں اور تمناؤں کا سلسلہ آخر دراز کیوں نہ ہو۔ (جب خود خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدح سرا ہے تو پھر ہر کوئی حمد وثنا کی اس الوہی سنت پر عمل پیرا ہونے کی خواہش کیوں نہ کرے۔)

(۹۳)

آيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

## قرآن کی آیات ابدی ہیں

خدائے رحمان کی سچی آیات حادث ہیں (یعنی نزول وقرات کے لحاظ سے تو نئی ہیں اور ابھی ظہور پذیر ہوئی ہیں لیکن اپنے اصل کے لحاظ سے) قدیم اور ازلی ہیں۔ کیونکہ یہ آیات اس ذاتِ خدا کی صفت ہیں جو خود صفتِ قدامت سے متصف ہے۔

۹۴

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

## قرآن کی آیات کسی خاص زمانے تک محدود نہیں

یہ آیات کسی خاص زمانے سے جڑی ہوئی نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ ہمیں آخرت، قومِ عاد (اور عادِ ثانی) کے ساتھ ساتھ قومِ ارم کی بھی خبریں دیتی ہیں۔

۹۵

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

## قرآن کا معجزہ آفاقی اور دائمی ہے

قرآن کی یہ آیات ہمارے پاس ہمیشہ رہیں گی۔ پس یوں انہیں نبیوں کے لائے گئے ان تمام معجزات پر فوقیت و برتری مل گئی جن معجزوں کو دوام حاصل نہ ہوسکا اور جو عارضی ثابت ہوئے۔

(۹۶)

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يَبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّ لَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٖ

## قرآن کی آیات محکم اور کسی شک وشبہ سے ماوراہیں

یہ فیصلہ کن آیات ہیں جو کسی بھی مخالف کا شک وشبہ باقی نہیں رہنے دیتیں اور نہ (ہی اپنی صداقت کے لیے) یہ کسی منصف یا قاضی کی محتاج ہیں۔

(۹۷)

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

## قرآن کی آیات سے مجادلہ ممکن نہیں

ان آیات سے جب بھی کسی نے لڑائی مول لی تو ان کا بدترین دشمن بھی سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے لڑائی سے باز آ گیا۔

(۹۸)

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

## قرآن کی فصاحت وبلاغت ناقابلِ تردید ہے

ان کی فصاحت و بلاغت نے (ہمیشہ) اپنے مدمقابل کا دعویٰ مسترد کر کے رکھ دیا۔ جس طرح ایک غیرت مند شخص کسی نامحرم کا ہاتھ اپنی محرم کو لگنے نہیں دیتا اور اسے سختی سے جھٹک دیتا ہے۔

(۹۹)

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَّفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

## قرآن کی آیات میں معانی کا بحرِ بیکراں پوشیدہ ہے

ان آیاتِ قرآنی کے معانی سمندر کی پے در پے اُٹھتی اور کبھی ختم نہ ہونے والی موجوں کی طرح ہیں اور حسن وخوبی اور قدر و قیمت میں سمندر کے لعل و جواہر سے کہیں بڑھ کر اور فزوں تر ہیں۔

(۱۰۰)

فَلَا تُعَدُّ وَ لَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

## آیات و معانی بے شمار، توجہ اور دل بستگی برقرار

پس قرآن کی آیات کے مطالب و معانی کا نہ تو شمار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کا احاطہ ممکن ہے اور نہ ہی تعداد کی کثرت کے باوجود ان سے کوئی اُکتاہٹ ہوتی ہے۔ نہ دل بھرتا ہے اور نہ کبھی طبیعت میں ملال آتا ہے۔

(۱۰۱)

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

## قرآن کی تلاوت، آنکھوں کی طراوت

ان آیات کے قاری کی آنکھیں انہیں پڑھ کر ٹھنڈی ہو گئیں (آنکھوں کو انکی تلاوت سے قرار آ گیا) تو پس میں نے اُس سے کہا کہ بے شک اب تُو کامیاب و کامران ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۱۰۲

إِنۡ تَتۡلُهَا خِيفَةً مِّنۡ حَرِّ نَارِ لَظٰى
أَطۡفَأۡتَ حَرَّ لَظٰى مِنۡ وِرۡدِهَا الشَّبِمِ

## خوفِ خدا کے ساتھ کتابِ ہدیٰ کی تلاوت

اگر تُو آتشِ جہنم کی گرمی کے خوف سے ان آیات کی تلاوت کرے گا تو تُو دوزخ کی آگ کی تپش کو ان آیات کے ٹھنڈے پانیوں کی مدد سے بجھا دے گا۔

۱۰۳

كَأَنَّهَا الۡحَوۡضُ تَبۡيَضُّ الۡوُجُوهُ بِهٖ
مِنَ الۡعُصَاةِ وَقَدۡ جَآؤُوهُ كَالۡحُمَمِ

## قرآن حوضِ کوثر کی مانند ہے

گویا کہ یہ آیات ایک ایسا حوض ہیں کہ اس پر آنے والے عاصیوں کے، کوئلے کی راکھ کی طرح کے جُھلسے ہوئے سیاہ چہرے اس میں دُھل کر سفید، گورے اور اُجلے ہو کر چمک دمک اُٹھتے ہیں۔

(۱۰۴)

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

## قرآن کے بغیر قیامِ عدل، امرِ محال ہے

اور یہ آیات عدل کے معاملے میں پل صراط اور میزان کی طرح ہیں، پس ان کے بغیر لوگوں میں عدل وانصاف قائم نہیں ہوسکتا۔

(۱۰۵)

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلاً وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

## قرآن کے ساتھ حاسد کا تجاہُلِ عارفانہ

تجھے اُس شدید حاسد پر تعجب نہیں ہونا چاہیے جو مکمل طور پر جانتے بوجھتے ہوئے بھی محض انجان بن کر ان آیات کا منکر ہو گیا ہے۔

(۱۴۶)

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَّيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

چشمہ آفتاب را چہ گناہ

پس کبھی کبھی آنکھ آشوبِ چشم جیسی بیماری کی وجہ سے بھی آفتاب کی تابانی کا انکار کر دیتی ہے اور اسی طرح کبھی منہ بھی کسی مرض کی بنا پر پانی کا ذائقہ بتانے سے قاصر ہو جاتا ہے۔

# ساتویں فصل

## معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

(۱۰۷)

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

## تیرا آستاں رہے سلامت!

اے وہ بہترین ہستی کہ حاجت مند آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ ناز کی طرف تیز گام اونٹوں کی پشتوں پر سوار ہو کر اور پا پیادہ دوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کے سوالی بن کر کشاں کشاں کھنچے چلے آتے ہیں۔

(۱۰۸)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

## آپ کی ذاتِ ہدیٰ، آیتِ کبری اور نعمتِ عظمی ہے

اے وہ ذات کہ جو سب سے عظیم دلیل ہے مگر صاحب یقین کے لیے اور وہ ذات کہ جو سب سے بڑی نعمت ہے مگر کسی قدر دان کے لیے

(۱۰۹)

سَرَیۡتَ مِنۡ حَرَمٍ لَّیۡلاً إِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الۡبَدۡرُ فِیۡ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

## شبِ معراج بدرُ الدجیٰ کے مکھڑے والے آقا کی سیرِ آسمان

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے مختصر سے حصے میں حریم کعبہ سے حرم بیت المقدس تک یوں خرامِ ناز فرمایا جیسے چودھویں کا ماہِ تمام، ظلمت شب میں (نور بکھیرتا، خراماں خراماں) رواں دواں ہو۔

(۱۱۰)

وَبِتَّ تَرۡقٰی إِلٰی أَنۡ نِّلۡتَ مَنۡزِلَةً
مِّنۡ قَابَ قَوۡسَیۡنِ لَمۡ تُدۡرَكۡ وَلَمۡ تُرَمِ

## قابَ قوسین کی منزلوں تک عروجِ مصطفیٰ

یارسول اللہ! آپ اُس رات آگے اور آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قابَ قوسین کی اس منزل پہ جا پہنچے جس کا اِدراک تو کجا، اسے پالینے کی محض آرزو کرنا بھی ناممکن ومحال ہے۔

(۱۱۱)

وَ قَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلٰى خَدَمِ

## امامتِ انبیا کا تاج

جملہ انبیا و رسل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا امام و مقتدا بنا لیا جس طرح مخدوم اپنے خادموں کے آگے آگے ہوتا ہے (اور خدام اس کے پیچھے پیچھے)

(۱۱۲)

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

## ساتوں آسمانوں کی بلندیاں زیرِ پائے مصطفی

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے جھنڈے اور قیادت میں ملائکہ کا ایک جلوس لے کر ساتوں آسمانی طبقات کو چیرتے ہوئے آگے اور آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔

(۱۱۳)

حَتّٰی إِذَا لَمْ تَدَعْ شَاوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

## اگر سر موئے برتر پرم، سوزِ تجلی بسوزد پرم

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل آگے بڑھتے چلے گئے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت و رفاقت برقرار رکھنے کا کسی میں بھی یارہ باقی نہ رہا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت اور برتری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نکل جانے کی کسی میں مجال باقی رہی۔

(۱۱۴)

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

## عروجِ آدم خاکی اور سیرِ لامکاں

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبِ معراج مسلسل بلند سے بلند تر ہوتے چلے گئے کیونکہ) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک انوکھے (نرالے، شان اور رفعتوں والے) نام (مفرد اسم معرفہ) محمد سے پکارا گیا تو اس نسبتِ ربانی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنی راہ میں آنے والے) ہر ایک مقام کو زیر (پست و سرنگوں) کرتے چلے گئے۔

۱۱۵

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَ سِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمٖ

## وصال وملاقاتِ ربانی

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر اک مقام کو زیر کرتے کرتے قربِ خداوندی کی معراج تک جا پہنچے) تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہوں سے یکسر مخفی وصالِ ربانی اور اِک بالکل ہی سربستہ رازِ نہانی سے ہمکنار و آشنا ہوں۔

۱۱۶

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَّ جُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمٖ

## بلاشرکتِ غیرے پرواز مصطفی اور عرش پر تخت نشینی

(شبِ معراج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاشرکتِ غیرے جملہ فضائل و کمالات کے (حامل و مالک اور) جامع بن گئے اور ہر ایک مقام کو اکیلے اور تن تنہا عبور فرما گئے۔

(۱۱۷)

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَّعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِّعَمِ

## احاطۂ ادراک سے ماورا نعمتیں اور مراتب

جلیل القدر ہیں وہ مراتب جن کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک بنائے گئے اور محال ہے اِدراک اُن نعمتوں کا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی گئیں۔

(۱۱۸)

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

## دین اسلام ایک پختہ ستون محفوظ از انہدام

اے گروہِ مومناں! مبارک ہو ہمیں! بلاشبہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دین کا ایک ایسا ستون نصیب ہوا ہے جو کبھی بھی منہدم نہیں ہوگا۔

(۱۱۹)

لَمَّا دَعَا اللهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهٖ
بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

## ہمارے نبی اکرمُ الرُسُل، آپ کی اُمّت، اکرمُ الامم

جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے داعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو افضل الانبیا بنا کر اپنی اطاعت کی دعوت دی تو اس اعلیٰ نسبت کی وجہ سے ہم بھی سب اُمتوں سے افضل اُمت بن گئے ہیں۔

# آٹھویں فصل

## نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاد کا بیان

﴿۱۲۰﴾

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدٰی أَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلاً مِّنَ الْغَنَمِ

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے دشمنوں کے دل دہل گئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبروں سے دشمنوں کے دل یوں مرعوب ہو گئے جس طرح شیر کی دھاڑ سے غافل بکریوں میں خوف و ہراس اور کھلبلی مچ جاتی ہے (اور وہ تتر بتر ہو کر منتشر ہو جاتی ہیں)۔

﴿۱۲۱﴾

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

## آپ نے ہر میدانِ کارزار میں کافروں کا مقابلہ فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر میدانِ کارزار میں اُن کافروں کے بالمقابل صف آرا ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کے نیزوں کی زد میں آ کر کافر، قصاب کے (لکڑی کے) تختے (تھڑے، کندے) پر پڑے گوشت کی مانند (بے جان، مردہ اور ڈھیر) ہو گئے۔

۱۴۲

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُوْنَ بِهِ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

## کفار، راہِ فرار پر تیار

وہ راہ فرار اختیار کرنا چاہتے تھے۔ پس مزید یہ تمنا بھی کرتے تھے کہ کاش وہ بھی گوشت کے ٹکڑے ہوتے اور انہیں (عقاب) کرگس اور حرام خور چیلیں اپنے ساتھ اُچک کر لے جاتیں (اور یوں وہ مجاہدینِ اسلام کے نیزوں کی مار سے بچ جائے)

۱۴۳

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

## کفار کو دن رات کا ہوش بھی نہ رہا

راتیں گزرتی چلی جاتیں اور انہیں ان کی گنتی کا احساس تک نہ ہوتا جب تک کہ حرمت والے مہینوں کی راتیں نہ آجاتیں۔

(۱۲۴)

كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

## توحید کا لشکرِ جرار، بربادیِ کفار کے لیے بے قرار

گویا کہ دین ایک مہمان تھا جو جملہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ، دشمنانِ اسلام کی جان (کے شوق میں یعنی اعدائے اسلام کی جان) کا پیاسا بن کہ ان کے گھر کے آنگن میں آ کر فروکش ہو گیا تھا۔

(۱۲۵)

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

## دین کے لشکرِ جرار کی فوج کشی

وہ دین سبک رفتار و صبا رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر ٹڈی دل فوج کا ایک سیل رواں لے کر لشکر کشی کرتا ہے اور وہ لشکر، بہادروں کی تلاطم خیز موجوں کی مانند دشمن پر جھپٹ پڑتا ہے۔

(۱۳۶)

مِنۡ کُلِّ مُنۡتَدِبٍ لِلّٰہِ مُحۡتَسِبٍ
یَّسۡطُوۡ بِمُسۡتَأۡصِلٍ لِّلۡکُفۡرِ مُصۡطَلِمِ

## لشکرِ مصطفیٰ، پیکرِ تسلیم ورضا، امیدوارِ اجروجزا

اس لشکر کا ہر ایک بہادر پیکرِ تسلیم ورضا بن کر اور امیدوار اجروجزا بن کر، کفر کی بیخ کنی، ہلاکت وبربادی اور گوش مالی کے لیے دشمن پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔

(۱۳۷)

حَتّٰی غَدَتۡ مِلَّۃُ الۡاِسۡلَامِ وَھِیَ بِھِمۡ
مِّنۡ بَعۡدِ غُرۡبَتِھَا مَوۡصُوۡلَۃَ الرَّحِمِ

## اُمّت مسلمہ کی اجنبیت کے بعد اپنائیت

حتیٰ کہ ان کی بدولت اُمت مسلمہ اجنبی نہ رہی بلکہ اُسے اپنائیت وقرابت حاصل ہوگئی اور وہ خوب جان پہچان اور بڑے رشتوں ناطوں والی ہوگئی۔

(۱۲۸)

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَّخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

## اُمتِ محبوب، یتیمی و بیوگی سے محفوظ

(اپنے بہترین سرپرست و سرتاج، مربی و کفیل، والی و سردار یعنی) اپنے اعلیٰ باپ اور ارفع شوہر نامدار کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دشمنوں سے محفوظ و مامون ہوگئی۔ پس اب یہ اُمت نہ باپ کے سائے سے محروم ہوگی اور نہ ہی اپنے سرتاج کی کفالت و پرستی سے۔ (یعنی اپنی نسبت محمدی اور نسبت ابراہیمی کی وجہ سے کبھی بھی داغِ یتیمی اور صدمۂ بیوگی میں مبتلا نہیں ہوگی۔)

(۱۲۹)

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

## صحابہ، عزم و ہمت کے کوہِ گراں

وہ غازیانِ اسلام استقامت اور جرات کا پہاڑ تھے۔ پس ان کے بارے میں ان سے ٹکرانے والے سے پوچھ کہ اُس نے ہر میدانِ کارزار میں انہیں کیسے پایا۔

۱۳۰

فَسَلْ حُنَیْنًا وَ سَلْ بَدْرًا وَ سَلْ اُحُدًا
فَصُوْلَ حَتْفٍ لَّھُمْ اَدْھٰی مِنَ الْوَخَمِ

## حنین و بدر و احد، کافروں کے قبرستان

پس پوچھ جنگ حنین والوں سے، اور پوچھ میدانِ بدر والوں سے اور پوچھ احد کے مقام سے جوان کافروں کے لیے ناگہانی وبائے عام سے بڑھ کر موت کے اذیت ناک موسم ثابت ہوئے۔

۱۳۱

اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰی کُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

## چمکدار سفید تلواریں، خونِ اعدا سے لالہ رنگ

ان کی سفید و براق (چمک دار و آب دار) تلواریں، گھنیری سیاہ زلفوں والے (جوان) دشمنوں کے (سروں اور گردنوں) پر (لہرا کر) برستیں اور خون سے لت پت اور لالہ رنگ ہو کر ہی واپس آتیں۔

(۱۳۲)

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

## مجاہدوں کی تلواروں سے کفار چور چور

گویا کہ وہ گندمی رنگت والے خطی نیزوں کی مدد سے کتابت کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے قلموں کو نیزے بنا کر دشمنوں کے (فرد فرد کے) انگ انگ کو (چرکے لگا لگا کر زخموں سے چور چور کر دیتے تھے (جسدِ اعدا کے حرف حرف کو منقوط (نقطہ نقطہ) کیے بنا نہ چھوڑتے)۔

(۱۳۳)

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

## مجاہدین کا امتیاز، ہمہ وقت ہتھیاروں کا ساتھ

وہ ہر لمحہ ہتھیاروں سے لیس اور مزین رہتے تھے۔ یہی ان کی خاص انفرادی اور امتیازی علامت تھی اور ایسا کیوں نہ ہو کہ گلاب کا خاردار پودا اپنی منفرد اور جداگانہ علامتوں کی وجہ سے خاردار درختِ سلم (ببول) سے منفرد اور ممتاز ہوتا ہے۔ (حالانکہ دونوں ایک جیسے ہی لگتے ہیں لیکن گلاب کی جداگانہ علامتیں اسے انفرادیت اور امتیاز عطا کر کے اسے منفرد بنا دیتی ہیں)

(۱۳۴)

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

## فتح ونصرت کی ہواؤں میں ان کی خوشبو

ان کی خوشبو، فتح ونصرت کی ہواؤں کا تحفہ تجھ تک لاتی ہے پس ان میں سے ہر اک زرہ پوش بہادر تجھے یوں لگے گا جیسے شگوفہ بند گلاب ہوتا ہے۔

(۱۳۵)

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ حُزُمِ

## مجاہدین فن گھڑسواری کے شاہکار تھے

گویا کہ (وہ اِدھر اُدھر لڑھکنے اور ڈھلکنے والے لکڑی کے گٹھوں کی طرح نہیں بلکہ) کسی چٹان پر اُگے ہوئے پودوں کی طرح گھوڑوں کی پشتوں پر خوب جم کر سواری کرتے ہیں۔ (وہ ماہر شاہ سوار ہیں انہیں کسی ہوئی تنگ زینوں اور کاٹھیوں کی حاجت نہیں ہے)

۱۳۶

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰی مِنْ بَأْسِہِمْ فَرَقاً
فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَہْمِ وَ الْبُہَمِ

## کفار کے لیے بکری کے بچے اور شہسوار میں تمیز دشوار

ان مجاہدین اسلام کی سختی کی وجہ سے کفار کے دل خوف سے دہل کر یوں ہوا ہو گئے کہ انہیں بکری کے بچے اور شہسوار کے مابین پہچان بھی دشوار و محال ہو گئی (وہ اس حد تک خوف زدہ ہو گئے کہ بکری کے بچے کو غلطی سے شہسوار سمجھ کر بدک جاتے)

۱۳۷

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللہِ نُصْرَتُہٗ
إِنْ تَلْقَہُ الْأُسْدُ فِیْ آجَامِہَا تَجِمِ

## آقا کے غلام کے سامنے جانوروں کا اندازِ احترام

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد و نصرت جس کے شامل حال ہو اگر شیر بھی اپنی کچھار میں اس کے آمنے سامنے آ جائے تو وہ بھی (ٹھٹھک کر خاموشی سے) نظریں نیچی کر کے اپنا سر خم کر دے گا۔

(۱۳۸)

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ
بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمٖ

## آقا کا وفادار، سلامت رہتا ہے اور آقا کا دشمن تباہ ہو جاتا ہے

اور تُو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی بھی چاہنے والے دوست کو بے یار و مددگار اور بے بس و لاچار ہرگز نہیں دیکھے گا اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی بھی دشمن و بدخواہ (اور گستاخ) کو ہرگز سلامت نہیں پائے گا۔

(۱۳۹)

أَحَلَّ أُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِیْ أَجَمٖ

## آقا کی اُمت دین کے مضبوط مصطفوی قلعے میں محفوظ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُمت کو (اپنے کرم کے حصار میں) لے کر دین کے مضبوط قلعے میں فروکش ہو گئے جس طرح شیر اپنے بچوں کو لے کر اپنی کچھار میں اتر جاتا ہے۔

۱۴۰

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

## قرآن کی صداقت ہمیشہ غالب آتی رہی

بارہا اللہ تعالیٰ کے کلمات نے دین میں جھگڑا کرنے والوں سے جنگ کی اور لاتعداد بار (یعنی ہمیشہ) کھلی صداقت پر مبنی قرآن جھگڑالو گروہ پر غالب آیا۔

۱۴۱

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

## آقا کی شانِ اُمّیت، سبحان اللہ
## اور آقا کی شانِ اخلاق

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمی ہونے کے باوجود سراپا علم ہونا اور یتیم ہونے کے باوجود پیکرِ اخلاق ہونا، ایسا بے مثال معجزہ تیرے لیے بالکل کافی ہے۔

# نویں فصل

## اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی طلب کا بیان

(۱۴۲)

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهٖ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

## نعت وسیلۂ مغفرت وشفاعت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں اس قصیدہ ونعت کا ہدیہ پیش کر کے میں شعرو شاعری اور خدمتِ دنیا میں بسر شدہ عمر کے گناہوں کی معافی کا خواستگار و طلب گار ہوں۔

(۱۴۳)

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
كَأَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

## شعروشاعری اور خدمت دنیا، ایک قلادۂ ذلّت

(کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سرائی اس لیے بھی کی کہ) اس شعر گوئی اور خدمتِ دنیا نے مجھ پر ایک ایسا قلادہ اور پٹہ ڈال دیا ہے کہ جس کے انجام سے مجھے خوف آتا ہے، مجھے یوں لگتا ہے کہ میں ان دونوں کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا قربانی کا ایک جانور ہوں۔

۱۴۴

أَطَعتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الحَالَتَينِ وَمَا
حَصَّلتُ إِلَّا عَلَى الآثَامِ وَالنَّدَمِ

## اہلِ دنیا کی اطاعت، باعثِ عصیاں وندامت

شعروشاعری اور خدمت دنیا کی دونوں حالتوں میں میں نے بچپن اور لڑکپن کی (نادانی، خودسری اور) بے راہ روی کو اپنائے رکھا اور نتیجتاً سوائے گناہوں اور ندامت کے میرے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

۱۴۵

فَيَا خَسَارَةَ نَفسِي فِي تِجَارَتِهَا
لَم تَشتَرِ الدِّينَ بِالدُّنيَا وَلَم تَسُمِ

## تجارتِ دنیا میں خسارہ ہی خسارہ

پس ہائے افسوس میری جان ونفس کے خسارے پر کہ اس سودے میں دنیا کے بدلے نہ دین خریدا اور نہ ایسی خریداری اور سودے کا کبھی ارادہ ہی کیا۔

(۱۴۶)

وَمَنْ يَّبِعْ آجِلاً مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّ فِيْ سَلَمِ

## دین پر دنیا کو ترجیح میں نقصان ہی نقصان

پس جو بھی شخص، (ثوابِ) آخرت کے عوض، دنیا (کا مفاد) خریدے گا، اسے خسارہ ہی ہوگا، نقد سودے میں بھی اور ادھار میں بھی۔

(۱۴۷)

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

## گناہ گار ہوں، بدکار ہوں مگر آقا کے در کا غلام ہوں

اگر چہ کہ میں گناہ گار و سیاہ کار ہوں مگر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے میرا عہد و پیماں کبھی بھی ٹوٹ نہیں سکتا اور نہ ہی میرا یہ تعلق کبھی کٹ سکتا ہے۔

۱۴۸

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِّنهُ بِتَسمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَّهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

اپنے نامِ محمد کے سبب، میرے لیے امان ہے، میرے لیے امان ہے

پس مجھے اپنا نام محمد ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے وعدۂ حفظ و امان اور پناہ حاصل ہے اور ایسی ذمہ داری اور عہدِ وفا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اور کون نبھا سکتا ہے!

۱۴۹

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي آخِذًا بِيَدِي
فَضْلاً وَّ إِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

یارسول اللہ، دستگیری فرمائیے

اگر دمِ واپسیں (دمِ مرگ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض اپنے فضل و کرم سے میرا ہاتھ نہ تھام لیں تو بے شک تم مجھے ڈگمگاتے قدموں والا اور گم کردہ راہ قرار دے دینا۔

(۱۵۰)

حَاشَاهُ أَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

## آپ کے در کا طلب گار، ہمہ وقت کامران و کامگار

یہ ہرگز ممکن ہی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُمیدیں وابستہ کرنے والا، محرومِ کرم رہ جائے اور یہ بات بھی محال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی چاہنے والے کو مایوس و نامراد ہو کر لوٹنا پڑے۔

(۱۵۱)

وَ مُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ
وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

## نعت وسیلۂ نجات

اور جب سے میں نے اپنی سوچوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتوں کو لازم بنالیا ہے تب سے مجھے اپنی نجات کے لیے نعت کی صورت میں ایک اعلیٰ و ارفع پناہ گاہ میسر آ گئی ہے۔

۱۵۲

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ
إِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِی الْأَکَمِ

## جو بھی آپ کے در پہ آیا غنی ہو گیا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (بارانِ) سخاوت کسی بھی محتاج و خاک نشیں کے ہاتھ کو ہرگز ہرگز خالی و محروم نہیں رہنے دیتی۔ یقیناً بارش تو پہاڑوں کی خالی اور صاف چوٹیوں پر بھی گل و گلزار کھلا دیتی ہے (اور اسے باغ و بہار بنا دیتی ہے)۔

۱۵۳

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ
یَدَا زُهَیْرٍ بِمَا أَثْنٰی عَلٰی هَرِمِ

## نعت رسول کو دنیا کے حصول کا ذریعہ نہیں بناؤں گا

اور مجھے دنیا کی اِس چکا چوند اور ریل پیل کی ہرگز کوئی طلب نہیں ہے جو زُہیر بن ابی سلمہ کے ہاتھوں نے ہرم بن سنان کی مدح سرائی کر کے حاصل کی تھی۔

# دسویں فصل

## مناجات (عرض داشتیں) اور حاجات پیش کرنے کا بیان

## عرضِ مناجات وحاجات

(۱۵۴)

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ أَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

## یارسول اللہ، صرف اور صرف آپ ہی میری پناہ گاہ ہیں

اے مخلوق میں سے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے، (مہربان آقا!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا میرا ہے ہی کون کہ مصائب و آلام کے نزولِ عام کے وقت، مَیں جس کے دامن سے لپٹ کر پناہ لے سکوں۔

(۱۵۵)

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

## اللہ تعالیٰ کی شانِ انتقام اور رسول اللہ کی شانِ شفاعت

اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت کا سامان کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدرومنزلت اور وجاہت میں اس وقت ہرگز کوئی کمی واقع نہیں ہوگی جب روزِ محشر ربِ قدیر اپنی شانِ منتقم کے ساتھ جلوہ فرما ہوگا۔

۱۵۶

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

## کل کائنات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جودوکرم کی خیرات

پس بے شک دنیا وآخرت (کا وجود) تو فقط آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جودو کرم کا صدقہ ووسیلہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش وعطا کی خیرات ہے اور جبکہ لوح وقلم کا علم تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (خداداد لامتناہی) علوم کا ایک جزو ہے۔

۱۵۷

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

## رب کی رحمت کے سامنے عصیاں کی کوئی حیثیت نہیں

اے نفس، اے بندے! کسی بڑی لغزش کی وجہ سے ہرگز ہرگز مایوس نہ ہو، بے شک غفور اور رحیم رب (کی شانِ رحیمی وغفاری) کے سامنے تو بڑے بڑے کبیرہ گناہ بھی صغیرہ اور معمولی لغزشوں میں ڈھل جاتے ہیں۔

۱۵۸

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا
تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

## گناہوں کے برابر رحمت کی عطا

مجھے امید ہے کہ میرا رب جب اپنی رحمت تقسیم فرمائے گا تو مجھے اپنے گناہوں کی کثرت کے حساب سے اپنے کریم رب کی رحمت بھی کثرت سے نصیب ہو گی۔ (یعنی جس قدر گناہ ہوں گے، رحمت بھی اسی قدر ملے گی)

۱۵۹

یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَّدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

## میری امیدوں کی ڈوری کو سلامت رکھنا، یا رب!

اے میرے رب! اے میرے پالن ہار! میری اُمید کو اپنی بارگاہِ ناز میں شرفِ باریابی عطا فرمائے رکھ اور اسی طرح میرے گمان اور حسن ظن کو بھی سدا قائم و دائم اور سلامت رکھ!

(۱۶۰)

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

لِلّٰہ کرم ! لِلّٰہ کرم ! دونوں جہاں میں رکھ بھرم

اور (اے میرے پروردگار!) اپنے اس (عاجز و حقیر) بندے پر دنیا و آخرت دونوں میں لطف و کرم (کا نزول) فرما کہ بے شک جب تیرا یہ بندہ طرح طرح کے خطرات و خدشات کا شکار ہوتا ہے تو اس کا صبر (اتنا کمزور ہے کہ) جواب دے جاتا ہے۔

(۱۶۱)

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمِ

آقا پر تا ابد صلوٰۃ و سلام کی بارشیں نچھاور ہوتی رہیں

اور (اے میرے پالن ہار!) اپنی رحمتِ خاص کی (گھنگھور) گھٹاؤں کو اِذن عطا فرما کہ وہ نبی (رحمۃ للعالمین) پر (تیری رحمت کی) زوردار برکھا اور (ساون کی مسلسل اور سدا بہار) جھڑی بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے (درود و سلام کی) بارشیں برساتی (اور نچھاور کرتی) رہیں۔

١٦٢

وَ الْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ
اَهْلُ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل، اصحاب اور تابعین پر بھی
درود و سلام کی بارشیں ہوں

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ باکمال، اصحاب وفا مآب اور پھر ان کے تابعین بالیقین پر بھی اپنی رحمت خاص کا نزول فرما جو کہ صاحبانِ تقویٰ، حاملانِ صفا، مجسمانِ حلم اور پیکرانِ کرم ہیں۔

١٦٣

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِیٍّ وَّ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

ابوبکر، عمر، علی، عثمان، علیہم رضوانُ المنان

پھر اے میرے پالن ہار، اپنی رضائے خاص کا نزول فرما رضا اور وفا کے مصداق ہائے اولین، پیکران و مجسمانِ شرافت ہستیوں پر یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عثمان کو اپنی خوشنودی و رضوان سے نواز۔

۱۶۴

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبَا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

درود وسلام کی صدائیں آتی رہیں جب تک کہ
ہوائیں درختوں کو جھولا جھلاتی رہیں

(اپنی رحمت خاص کی گھٹاؤں کو حکم ارشاد فرما کہ وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کی آل، اصحاب اور تابعین علیہم رضوان الرحیم پر موسلا دھار بارش کی مسلسل جھڑی اور برسات کی رم جھم بن کر اس وقت تک برستے رہیں) جب تک کہ بان کے درخت کی نرم ونازک ڈالیاں بادِ صبا کے جھونکوں سے (لہراتی، لہلہاتی، جھولتی اور) جھومتی رہیں اور جب تک کہ ساربانوں کے (نشاط انگیز، نشیلے) نغمے اونٹوں پر کیف (وسرور اور سرمستی وبے خودی) طاری کرتے رہیں۔

۱۶۵

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

ربِ کریم سے دعا! عاشقانِ قصیدہ کی مغفرت فرما!

اے صاحب بخشش وعطا، اے مالک جود وسخا میں تجھ سے خیر کا منگتا اور بھلائی کا سوالی ہوں۔ اس قصیدے کے لکھاری اور اس پیاری نعت کے قاری کو اپنی مغفرت (کی ایک چادر) عطا فرما!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# کتابیات

# مصادر و مراجع

# دبستانِ بُردہ کا مہک زار

## (کتابیات)

### عربی شروح

☆ ازہری، العلامہ خالد بن عبد اللہ، التحفة اللطیفة فی شرح واعراب قصدة البردة الشریفة، دمشق، مکتبہ نور الشروق

☆ تاج الشریعۃ، العلامہ اختر رضا القادری الازہری، الفردة فی شرح البردة، جمع وترتیب، عاشق حسین الکشمیری، بریلی، جامعۃ الرضا

☆ توکلی، العلامہ نور بخش، قصیدة البردة، لاہور، الانجمن النعمانیۃ، ۱۳۳۹ھ، اول

☆ جنابی، الشیخ جمال بن نصیر، شرح قصدة البردة للبوصیری، تحقیق وتقدیم، الدکتور خالق داد ملک، لاہور، قسم اللغۃ العربیۃ، جامعۃ پنجاب، ۱۹۹۵م، ط اول

☆ جاجۃ، عبداللہ احمد، العمدة فی اعراب البردة، دمشق، بیروت، لبنان، الیمامۃ، ۱۹۹۱م

☆ خرپوتی، العلامہ عمر بن احمد، عصیدة الشھدة، شرح قصیدة البردة للبوصیری، بھامشہ: شرح شیخ زادہ، کراچی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، س ن

☆ زکریا انصاری، الزبدة الرائقة فی شرح البردة الفائقة، مع نص البردة بخط شیخ الخطاطین فی زمانہ، ابن الصائغ القاہری، تقدیم وتحقیق، الدکتور، عطیۃ مصطفی، مصر، کشیدہ

☆ شرح البردة المدیح الشریفة المبارکة، الازہر، مصر، دار القرآن

☆ صواف، محمد شریف عدنان، المختصر فی شرح البردة، دمشق، دار السنابل، ۱۹۹۳

☆ عبدالرحمہ بن محمد، الشیخ، شرح البردة البوصیریة، الشرح المتوسط، بیروت، لبنان، دار ابن حزم ۱۴۳۰ھ

☆ قاری الھروی المکی، نورالدین علی بن سلطان محمد، الزبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ، خیر پور، جمعیت علماء سکندریہ، ربیع الثانی، ۱۴۰۶ھ

☆ محمد بوستان، القیصدتان، لاہور، موسسۃ ضیاء القرآن، دسمبر ۲۰۱۴ء

☆ نبہانی، العلامہ الشیخ یوسف بن اسمٰعیل، بردۃ المدیح، بیروت، دارالحدیث الکتانیۃ، ۱۳۵۰ھ

☆ نقشبندی البغدادی، داؤد بن سلیمان، نحت حدید الباطل وبردہ بادلۃ الحق الذابۃ عن صاحب البردۃ، تحقیق، العلامہ الشیخ السید عبدالرزاق، النقشبندی، البغدادی، قاہرہ، مصر، دار جوامع الکلم، محرم ۱۴۲۵ھ

## فارسی

☆ یکی از دانشمندان سدۂ نہم ھجری، شرح قصیدہ بردہ، تصحیح ومقدمہ، علی محدث، ایران، مرکز انتشارات علمی وفرہنگی

## اردو

☆ اویسی، فیض ملت محمد فیض احمد رضوی، شرح قصیدہ بردہ شریف، گوجرانوالہ، اویسی بک سٹال، س ن

☆ بخاری، سید مہر، قصیدہ بردہ شریف، اردو شرح قصیدہ، مشمولہ سہ ماہی فروغ نعت، اٹک، سید شاکر القادری چشتی نظامی، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۴ء، ش ۶

☆ توکلی، علامہ محمد نور بخش، شرح قصیدہ بردہ، تحقیق، ترتیب، تخریج وتحشیہ، خرم محمود، لاہور، اکبر بک سیلرز، س ن

☆ توکلی، علامہ محمد نور بخش، شرح قصیدہ بردہ، ترجمہ وتشریح، لاہور، رضا پبلی کیشنز، مئی ۲۰۰۳ء

☆ دیوبندی، مولانا ذوالفقار علی، عطر الوردہ فی شرح البردۃ، کراچی، میر محمد کتب خانہ، س ن

☆ شرف قادری، شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم، قصیدہ بردہ شریف، اردو نثری ترجمہ، نظر ثانی، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری، لاہور، مکتبہ قادریہ، جمادی الثانیہ ۲۰۰۴ء

☆ صدیقی، پروفیسر علی محسن، بردۃ المدیح، متن وشرح قصیدہ بردہ، کراچی، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، ۱۹۸۷ء

☆ صدیقی مدنی، ابورجا، غلام مصطفیٰ. نشان مژدہ، اردو شرح قصیدہ بردہ، کراچی، بہاولپور، الغنی پبلشرز، ۲۰۱۲ء

☆ عارف، علامہ فضل احمد، برکات بردہ، لاہور، نذیر سنز پبلشرز، س ن

☆ عارف، پروفیسر فضل احمد، انوار بردہ، لاہور، علمی کتاب خانہ، س ن

☆ قادری، ابوالحسنات، علامہ سید محمد احمد، طیب الوردہ، شرح قصیدہ بردہ شریف، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مارچ ۲۰۱۵ء

☆ ابوالبرکات محمد عبدالمالک خان، حسن الجردہ فی شرح القصیدۃ البردۃ، لاہور، زاویہ پبلشرز، ۲۰۱۴ء

☆ مصباحی، نفیس احمد، کشف بردہ، اعظم گڑھ، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، س ن

☆ محمد نظام الدین، قصیدہ بردہ شریف، مختصر اردو شرح، مونگیر، مطبع رحمانیہ، ۱۳۵۱ھ

☆ نقشبندی، علامہ محمد طیب، جمال الوردہ، منظوم ترجمہ وشرح، لاہور، مکتبہ برہان القرآن، دسمبر ۲۰۱۴ء، اول

☆ ہاشمی، پروفیسر حمید اللہ شاہ، شرح قصیدہ بردہ، لاہور، مکتبہ دانیال، س ن

☆ ہمدانی، سید محمد طیب، شرح قصیدہ بردہ، اردو شرح، تقدیم وترتیب، پروفیسر امجد علی شاکر، لاہور، سنگت پبلشرز، جنوری ۲۰۰۹ء

## اردو نثری تراجم

☆ اعظمی، مفتی عطاء المصطفیٰ، سفینہ نجات، ترجمہ اردو قصیدہ بردہ، کراچی، تحریک اتحاد اہلسنت، پاکستان، دسمبر ۲۰۰۴ء، طبع دوم

☆ ساجد، قاری سید لئیق، قصیدہ بردہ شریف، لاہور، محمد عبدالرحیم، ناشر وتاجر

☆ حزب البحر مع قصیدہ بردہ شریف، کراچی، مکتبۃ البشری، ۲۰۱۲ء

☆ دلائل الخیرات مع دعائے حزب البحر، قصیدہ بردہ شریف، لاہور، تاج کمپنی، س ن

☆ ظریف القادری، مفتی محمد رضا المصطفیٰ، ربیع الوردہ، اردو نثری ترجمہ، قصیدہ بردہ، لاہور، علامہ فضل حق پبلی کیشنز، س ن

☆ عالم فقری، قصیدہ بردہ شریف، اردو نثری ترجمہ، لاہور، عمر بک سنٹر، س ن

☆ قاسمی، مولانا محمد عبدالرشید، قصیدہ بردہ شریف، مترجم اردو، لاہور، کتب خانہ شان اسلام، س ن

☆ قصیدہ بردہ سے روحانی علاج، کراچی، مجلس المدینۃ العلمیۃ، دعوت اسلامی مارچ ۲۰۱۴ء

☆ قصیدہ بردہ شریف، مترجم، لاہور، خرم بک ایجنسی، س ن

☆ نیروی، محمد الطاف، قصیدہ بردہ شریف، اردو نثری ترجمہ، لاہور، مطبع ؟ س ن

## عربی شروحات کے اردو تراجم

☆ الباجوری، شیخ الاسلام محمد ابراہیم، شرح قصیدہ بردہ، مترجم، حافظ حامد حسین القادری الشاذلی، لاہور، پروگریسو بکس، مارچ ۲۰۱۶ء

☆ خرپوتی، العلامہ عمر بن احمد، شرح قصیدہ بردہ، مترجم، شاہ محمد چشتی، لاہور، پروگریسو بک، مارچ ۲۰۱۶ء

☆ منیر، مولانا محمد افضل، قصیدہ بردہ شریف، ترجمہ اردو، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، دسمبر ۲۰۱۲

منظوم اردو تراجم

☆ پیرزادہ مولوی محمد حسین خان، قصیدہ بردہ مع قصیدہ بانت سعاد، دہلی، افضل المطابع، ۱۳۲۵ھ

☆ ساجد، سجاد حسین، ساقی کوثر، منظوم اردو ترجمہ قصیدہ، مشمولہ، سہ ماہی فروغ نعت، اٹک، سید شاکر القادری چشتی نظامی، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۴ء، ج ۲، ش ۶

☆ شاہین، سید مبارک علی، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قصیدہ بردہ، منظوم اردو ترجمہ، لاہور، ایشین آرٹ پریس، ۱۹۸۳ء

☆ صدیقی، عبداللہ ہلال، اردو قصیدہ بردہ، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ، مارچ ۱۹۷۰ء، اول

☆ فروغ احمد، نوائے بردہ، منظوم اردو ترجمہ قصیدہ بردہ، لاہور، یونیورسل بکس، ۱۹۸۷ء

☆ مفید، مولوی محمد عبدالرحمن، قصیدہ بردہ سعید ترجمہ مفید، حیدر آباد، نامور تاج پریس، ۱۳۳۷ھ

☆ وسیم الحسن، روح الوردہ، منظوم اردو ترجمہ قصیدہ بردہ شریف، اسلام آباد، مشمولہ فکر ونظر، مارچ ۱۹۹۴ء، ج ۳۱، ش ۳

منظوم پنجابی تراجم

☆ انیق، محمد انور، قصیدہ بردہ شریف، منظوم پنجابی ترجمہ، فیصل آباد، مثال پبلشرز، ۲۰۱۵ء

☆ حامد احمد، ڈاکٹر، قصیدہ بردہ شریف، منظوم پنجابی ترجمہ، مشمولہ سہ ماہی فروغ نعت، اٹک، سید شاکر القادری چشتی نظامی اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۴ء، ش ۶

☆ سید غلام محمد شاہ، شرح قصیدہ بردہ پنجابی مشہور بہ شرح غلام شاہی، لاہور، مطبع گلزار محمدی، ۱۳۱۳ھ

مجموعۂ تراجم

☆ ضیغم، سید سبط الحسن، قصیدہ بردہ شریف، مجموعہ ۹ تراجم، لاہور، پیکیجز لمیٹڈ، ربیع الاول ۱۴۲۳ھ/ مئی ۲۰۰۲ء

☆ ڈاکٹر مہر عبدالحق، قصیدہ بردہ، چار ترجمے، فارسی، سرائیکی، اردو منظوم و انگریزی نثر، ملتان، سرائیکی ادبی بورڈ، ۱۹۷۸ء، ط اول

☆ جعفری، ڈاکٹر سید اختر، فیوض بردہ، چار ترجمے، اردو، پنجابی، نثری و منظوم ترجمہ، قصیدہ بردہ، لاہور، الفیصل ناشران و تاجران کتب، ستمبر ۲۰۱۲ء

## تحقیقی کتب

☆ شیخ عیسیٰ بن نافع، قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا علمی جواب، اردو مترجم، مفتی محمد خان قادری، لاہور، کاروان اسلام پبلی کیشنز، جنوری ۲۰۰۳ء، ط، اول

☆ دولت آبادی، القاضی شہاب الدین، شرح قصیدۃ البردۃ، اعداد، حافظ محمد اسمٰعیل تابش، قسم اللغۃ العربیۃ، بلاہور، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱م

## قصیدہ بردہ کا عربی متن

☆ بوصیری، شرف الدین ابوعبد اللہ محمد بن سعید، دیوان امام بوصیری، مترجم، علامہ حافظ محمد ذکاء اللہ سعیدی، جہلم، پاکستان بک کارنر شوروم، ربیع الاول ۱۴۳۴ھ جنوری ۲۰۱۳ء

☆ صابری، قاری محمد مشتاق، قصیدہ بردہ، اردو املاء و اصورت عربی، لاہور، ادارہ معارف نعمانیہ، ربیع الاول ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء

☆ قصیدۃ البردۃ، نجط صباح الاربیلی، جائزۃ البردہ

☆ گولن، محمد فتح اللہ، مضطرب دلوں کی فریاد، اسلام آباد، ہارمنی پبلشرز، ۲۰۱۳ء

## سندھی کتب

☆ ڈاہری نقشبندی، علامہ محمد ادریس، مانک موتی لال (احسن التشریح لبردۃ المدیح)، نواب شاہ، پاکستان ادارہ خدمۃ القرآن والسنۃ، ۲۰۱۱ء

## ضمیمہ الف:

### قارئین کی دل چسپی کے لیے مزید مصادر مراجع

☆ قادری، مجیدی، مولانا عاصم اقبال، قصیدہ بانت سعاد، لاہور، کتاب محل، س ن
☆ قصیدہ بردہ مع شرح فارسی، سید محمد صادق علی رضوی، مطبع فیض ثمر ہند، لکھنؤ نومبر ۱۸۶۷ء
☆ ذکر سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، شرح قصیدہ بردہ، مولانا مختار احمد، اصلاحی اعظمی، ادارۃ القرآن، کراچی، ۱۹۹۹ء
☆ نظم الورع، مولانا عزیز الدین فقیر بہاولپوری، ۱۲۹۷ھ (بمبئی ۱۳۰۱ھ)، عربی بردہ کی تضمین اردو، فارسی

سرائیکی، منظوم ترجمہ

☆ تاج العلماء مولوی نجف علی جھجری، ۱۲۹۵ھ، عربی، فارسی، اردو، تین زبانوں میں شرح
☆ قصیدہ بردہ، منظوم فارسی ترجمہ از لطف اللہ مہندس، مصنفہ ۱۰۷۹ھ، مطبوعہ ۱۸۷۳ھ، مطبع سلطانی، لاہور
☆ قصیدہ بردہ، مترجم، ڈاکٹر احمد حسین قلعداری، ورسی پرنٹنگ پریس، گجرات، ۱۹۹۹ء
☆ اختر عبد المجید قادری، قصیدہ بردہ، ترجمہ و شرح، قصور، ۲۰۰۷ء
☆ مولوی محمد دین، ترجمہ قصیدہ بردہ، نولکشور پریس، لاہور، ۱۹۴۵ء
☆ ڈاکٹر کرنل محمد حامد، قصیدہ بردہ، انگریزی، پنجابی ترجمہ، زاویہ پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۷ء
☆ شرح گلہائے عقیدت، سائیں جی، گوجرانوالہ
☆ پروفیسر سید محمود علی، جالندھری، الشوارد الفردہ، ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء
☆ کھوڑوی، ابو البرکات محمد عبد المالک، اطباق الشردہ فی شرح العقیدۃ البردۃ،
☆ مصباحی، مولانا انیس احمد، بردہ مدحت، مختصر شرح قصیدہ
☆ روحی، مولانا اصغر علی، ترجمہ قصیدہ بردہ

☆ صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، قصیدہ بردہ، شرح سندھی، حیدر آباد، پاک ہاؤس پبلشر

☆ صدیقی مدنی، ابو رجا، مولانا غلام مصطفیٰ، قصیدہ البردۃ (عربی)

☆ برکاتی نظامی مارہروی، سید آل رسول حسنین میاں، قصیدہ بردہ شریف (اردو، ہندی، انگریزی ترجمہ و تشریح)

☆ عارف، مترجم قصیدۂ بردہ مع مترجم قصیدہ غوثیہ

☆ نذیر احمد چوہدری، قصیدہ بردہ، منظوم اردو ترجمہ

☆ جعفری، علامہ سید جاوید، نعت ختم الرسل، ادارہ فروغ علم معصوم، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

☆ فیض پوری، فقیر اثر انصاری، سدھارستہ، مسمی بہ زاد راہ، منظوم ترجمہ، شیخوپورہ، شاخ ادب، ۱۹۹۶ء

☆ نیک عالم، پیر سید محمد شاہ، قصیدہ بردہ مع شرح، نظم پنجابی، لاہور، اللہ والے کی قومی دکان

☆ خواجہ غلام مرتضیٰ، مجمع البحرین، اردو مستغاث و قصیدہ بردہ مبارک، ترجمہ منظوم بزبان پنجابی، لاہور، تنظیم علماء مرتضائیہ

☆ ابو حمزہ رضوی، قصیدہ بردہ شریف، اردو و فارسی ترجمہ، کراچی، جمعیت اشاعت اہلسنت، نور مسجد، کاغذی بازار

☆ قصیدہ بردہ شریف، (اردو نثری ترجمہ) مجلس دلائل الخیرات شریف، کراچی، جامع مسجد آرام باغ

☆ Company Ltfd, The Poem of Scarf,Bhai,Shaikh Faizullah

☆ , Qaseeda Burdah, Shahid Hamid,Gill

ضمیمہ ب:

## شارحین بردہ پر ایک طائرانہ نظر

۱۔ ابن ادریس مراکشی،، متوفی ۶۶۰ھ، خواص البردۃ فی براء الداء
۲۔ ابوشامہ عبدالرحمن بن اسمٰعیل المقری، متوفی ۶۶۵ھ
۳۔ علی بن جابر بن موسیٰ الیمنی الشافعی، متوفی ۷۲۵ھ
۴۔ عمر بن عبدالرحمن الفارسی، متوفی ۷۴۵ھ
۵۔ ابوعثمان سعد بن یوسف البیری، متوفی ۷۵۱ھ
۶۔ یوسف بن موسیٰ الجذامی، متوفی ۷۶۷ھ
۷۔ ابوالعباس احمد التلمسانی، متوفی ۷۷۶ھ
۸۔ محمد بن عبدالرحمن المعروف بابن الصائغ، متوفی ۷۷۶ھ
۹۔ علامہ سعدالدین تفتازانی، متوفی ۷۹۱ھ
۱۰۔ محمد بن احمد بن مرزوق التلمسانی، متوفی ۷۹۱ھ، اس شرح کے نام اظہار صدق المودۃ، دیباجہ اور طیب الحبیب ہیں۔
۱۱۔ بدرالدین محمد بن بہادر زرکشی، متوفی ۷۹۴ھ
۱۲۔ جلال الدین، احمد بن محمد بن محمد خجندی، متوفی ۸۰۲ھ، طیب الحبیب، ھدیۃ الی کل محب لبیب
۱۳۔ زین الدین، ابوالعز (ابومظفر)، طاہر بن حسن المعروف بابن حبیب الحلبی، متوفی ۸۰۸ھ، وشی البردۃ
۱۴۔ شرف الدین علی البزدی، متوفی ۸۲۸ھ
۱۵۔ کمال الدین حسینی الخوارزمی، متوفی ۸۴۰ھ
۱۶۔ شیخ شمس الدین محمد بن خلیل المقری الحلبی المعروف بابن القباقبی، متوفی ۸۴۹ھ
۱۷۔ جمال الدین عبداللہ بن یوسف المعروف بابن ہشام نحوی، متوفی ۸۶۱ھ
۱۸۔ جلال الدین محمد بن احمد المحلی الشافعی، متوفی ۸۶۴ھ، الانوار المضیئۃ فی مدح خیر البریۃ

۱۹۔ ابوالفضل احمد بن ابوبکر المرعشی، متوفی ۸۷۲ھ
۲۰۔ شیخ علی بن محمد، بسطامی شاہرودی، متوفی ۸۷۵ھ
۲۱۔ امام شہاب الدین احمد بن محمد الحجازی، متوفی ۸۷۵ھ
۲۲۔ شیخ نجم الدین محمد بن احمد بن عبداللہ النقشبندی الشافعی، متوفی ۸۷۶ھ
۲۳۔ محمد بنادکانی بن صافی، متوفی ۹۰۰ھ
۲۴۔ زین الدین خالد بن عبداللہ الازہری، متوفی ۹۰۵ھ (ان کی دو شرحیں ہیں)
۲۵۔ شیخ الاسلام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الانصاری الشافعی، متوفی ۹۰۹ھ
۲۶۔ شیخ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ، مشارق الانوار المضیۃ فی شرح الکواکب الدریۃ
۲۷۔ سلیمان بن علی القرامانی، متوفی ۹۲۴ھ
۲۸۔ عبیداللہ محمد بن یعقوب الفناری، متوفی ۹۳۶ھ، اغاثۃ اللہفان
۲۹۔ عصام الدین ابراہیم بن عربشاہ اسفرائینی، متوفی ۹۴۴ھ
۳۰۔ خیر الدین خضر بن عمر العطوفی، متوفی ۹۴۸ھ
۳۱۔ محی الدین محمد بن مصطفی شیخ زادہ متوفی ۹۵۱ھ، راحۃ الارواح
۳۲۔ شیخ بدرالدین محمد بن محمد غزی، متوفی ۹۸۴ھ
۳۳۔ محمد الشہیر باابن بدرالدین المنشی الرومی الحصاری حنفی، متوفی ۱۰۰۱ھ
۳۴۔ شیخ رضی الدین یوسف بن ابواللطف القدسی الشافعی، متوفی ۱۰۰۶ھ
۳۵۔ نورالدین علی القادری، متوفی ۱۰۱۴ھ
۳۶۔ محمد بن یوسف القدسی الشافعی، متوفی ۱۰۲۸ھ
۳۷۔ شیخ عیسیٰ جنداللہ پاتائی برہانپوری، متوفی ۱۰۳۱ھ
۳۸۔ اسعد بن سعد الدین المفتی، متوفی ۱۰۳۴ھ
۳۹۔ عبدالواحد بن احمد الانصاری، متوفی ۱۰۴۰ھ، شفاء القلب الجریح
۴۰۔ عبداللہ بن محمود معروف بکو چک محمود زادہ متوفی ۱۰۴۲ھ
۴۱۔ شیخ سلیمان الکردی السہرانی الحنفی، متوفی ۱۰۴۸ھ
۴۲۔ عبدالقادر بن عمر بغدادی، متوفی ۱۰۹۳ھ

۴۳۔ علامہ مخدوم محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمن سندی ٹھٹھوی، متوفی ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۱۲ھ، بسط البردۃ لدی ناظم البردۃ

۴۴۔ مولوی تراب علی، متوفی ۱۲۱۳ھ

۴۵۔ مولوی ارتضاء علی گوپامئوی، متوفی ۱۲۵۱ھ

۴۶۔ مولانا جان محمد لاہوری، متوفی ۱۲۶۸ھ

۴۷۔ حسن العدوی، متوفی، ۱۳۰۳ھ، النفحات الشاذلیہ

۴۸۔ محمد فتحا بن قاسم بن محمد عبدالحفیظ القادری، متوفی ۱۳۳۱ھ

۴۹۔ احمد فتحی پاشا، متوفی ۱۳۳۲ھ

۵۰۔ شیخ منور بن اسمٰعیل، متوفی ۱۲۵۳ھ

۵۱۔ ابوالعباس احمد ازدی المعروف بالقصار

۵۲۔ فخر الدین احمد بن محمد بن ابی بکر شیرازی، نزہۃ الطالبین وتحفۃ الراغبین، ایک شرح ۷۸۷ھ اور دوسری ۸۰۹ھ میں لکھی

۵۳۔ احمد بن مصطفی الشہیر بلالی، آپ نے قصیدہ بردہ شریف کی دو شرحیں لکھیں، ایک عربی اور پھر ترکی زبان میں

۵۴۔ احمد علی حسن

۵۵۔ امام المدنی

۵۶۔ شیخ قاضی بحر بن رئیس بن الھارونی المالکی ارتشاف الشھدۃ فی شرح قصیدۃ البردۃ

۵۷۔ جلال بن قوام بن الحکم

۵۸۔ حسام الدین حسن بن العباسی

۵۹۔ حسن بن حسین التاشی

۶۰۔ حسن بن محمد بن حسن الحنفی

۶۱۔ مولوی رضا حسن کاکوری

۶۲۔ سعد اللہ الخلوتی

۶۳۔ سید محمد شیخ الاسلام (ترجمہ وشرح فارسی)

۶۴۔ شعبان بن محمد القرشی، آثار المعشوق، آثار العشرہ

۶۵۔ عبداللہ خویشگی قصوری، فوائد خوردہ

۶۶۔ عبدالحق بن عبدالفتاح، الجوہرۃ الیتیمۃ الفردۃ
۶۷۔ شیخ عبدالرحمن بن محمد مقلاش دہرانی
۶۸۔ عثمان توفیق بی، (ترکی زبان میں شرح)
۶۹۔ شیخ علی عثمان جرادی الصیداوی الحنفی، النفحات اللطیفۃ علی البردۃ الشریفۃ
۷۰۔ شیخ عمر عبداللہ کامل، البلسم المریح من شفاء القلب الجریح
۷۱۔ محمد عید عبداللہ یعقوب الحسنی، الشرح الفرید فی بردۃ الحبیب
۷۲۔ غضنفر بن جعفر الحسینی
۷۳۔ محمد المصری، جامع الکنوز
۷۴۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن حسن القدسی البرمونی
۷۵۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد، لوامع انوار الکواکب، سن اشاعت ۱۲۰۰ھ تقریباً
۷۶۔ محمد بن ابی بکر الکردی الحنفی، الدرۃ المضیئۃ فی شرح الکواکب الدریۃ
۷۷۔ محمد مکی آفندی (ترکی شرح) التوسل
۷۸۔ فاضل مسعود بن محمود بن یحیی الحسینی
۷۹۔ مصطفی بن بالی
۸۰۔ شیخ ادیب ناصرالدین بن عبدالصمد
۸۱۔ مولوی نذیر خان بے نظیر (فارسی)
۸۲۔ وزیر محمود پاشا
۸۳۔ یحیی بن زکریا المفتی
۸۴۔ یحیٰی بن منصور بن یحیی الحسنی، نتائج الافکار
۸۵۔ یحیٰی بن عبداللہ الدفتری المصری، شرح مبسوط

ان کے علاوہ اس قصیدہ کی تخمیس، تسبیع، تشطیر اور تذئیل بھی تحریر کی گئی ہیں۔ ان کا اجمالی خاکہ بھی درج ذیل ہے:

تخمیس

۱۔ تخمیس: اصل قصیدہ قطعہ یا غزل کے ہر شعر سے پہلے مصرعہ اولیٰ کے ہم قافیہ در دیف تین مصرعوں کے اضافہ کو تخمیس کہتے ہیں۔ بردہ کی تخمیس جن لوگوں نے کی ہے ان میں سے چند مشہور نام یہ ہیں

۱۔ محمد بن عبدالرحمن المراکشی متوفی ۷۳۹ھ
۲۔ احمد بن محمد الصاحب الحموی متوفی ۷۸۵ھ

۳۔ اسمٰعیل بن ابراہیم الحنفی متوفی ۷۸۷ھ

۴۔ العطاری متوفی ۸۲۸ھ

۵۔ ابوسعید شعبان بن محمد المصری الشافعی متوفی ۸۲۸ھ

۶۔ ابوالمحاسن تقی الدین ابوبکر الحموی متوفی ۸۳۷ھ

۷۔ خلیفہ بن احمد البسطامی متوفی ۹۲۰ھ

۸۔ محمد بن احمد الرومی الانکشاری متوفی ۹۸۷ھ

۹۔ صدقۃ اللہ القاہری متوفی ۱۱۰۵ھ

۱۰۔ محمد بن عبدالصمد الفیومی

۱۱۔ شمس الدین محمد الفیومی

۱۲۔ جمال الدین حسن بن احمد الصوفی

۱۳۔ محمد بن منصور بن عبادہ

۱۴۔ علاؤ الدین بن علی الجزی

۱۵۔ محمد الدمیاطی الجعفری

۱۶۔ قاضی عبدالرحیم بخاری جوئباری

۱۷۔ احمد مصطفی ترکی

ب، تسبیع: اصل قصیدہ/قطعہ یا غزل کے ہر شعر سے پہلے مصرعہ اولیٰ کے ہم قافیہ وردیف پانچ مصرعوں کے اضافہ کو تسبیع کہتے ہیں جن لوگوں نے قصیدہ بردہ کی تسبیع لکھی ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

۱۔ عبداللہ بن عمر القاضی البیضاوی متوفی ۶۹۶ھ

۲۔ محمد عبداللہ المکی والمالکی

۳۔ جمال الدین محمد بن الوفا

۴۔ محمد الملاطی

۵۔ احمد بن محمد الرفاعی متوفی ۱۲۸۰ھ

ج، تشطیر: ہر شعر کے درمیان میں دو مصرعوں کا اضافہ تشطیر کہلاتا ہے۔ یہ دونوں مصرعے اصل شعر کے پہلے مصرعے کے بعد اور دوسرے مصرعے سے پہلے بڑھائے جاتے ہیں۔ بردہ کے تشطیر نویسوں میں سے چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں

عبدالرحیم بن عبدالرحمن سیوطی، ان کی تشطیر کا نام برء السقیم ہے

۲۔ شیخ قاضی کی تشطیر الدرۃ الزہراء کے نام سے موسوم ہے

۳۔ احمد الحففظی کی تشطیر کا نام تصدیر البردہ ہے۔

۴۔ ابوالہدیٰ حسن الرفاعی

۵۔ احمد الشرقاوی متوفی ۱۳۱۶ھ

۶۔ عبدالقادر بن سعید الحنفی المصری

۷۔ سالم ابوالنجم القاہری

د۔ تذئیل: ذیل دامن کو کہتے ہیں، کسی قصیدہ کے ہر شعر کے نیچے چند مصرعوں کے اضافے کو تذئیل کہتے ہیں۔ بوصیری کے قصیدہ کی تذئیل لکھنے والوں میں مفرج الشدۃ کے مصنف عمر اور احمد بن عبداللہ الجزائری کے نام مشہور ہیں

اس کے علاوہ دور جدید کے مشہور مصری شاعر احمد شوقی (متوفی ۱۹۳۲ء) نے قصیدہ بردہ ہی کے وزن قافیہ اور زمین میں اپنا مشہور نعتیہ قصیدہ ''نہج البردہ'' لکھا ہے۔ (حوالہ، بردۃ المدیح)

# مصادر

☆ القرآن الحکیم

☆ جرجانی، سید شریف، کتاب التعریفات، کراچی، قدیمی کتب خانہ

☆ جرجانی، ابوالحسن محمد بن الحسین بن موسی شریف جرجانی، التعریفات، مصر: المطبعۃ الوہبیہ، ۱۲۸۳ھ

☆ کحالہ، علی رضا، معجم المؤلفین، بیروت: موسسۃ الرسالہ

☆ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، قصیدہ اطیب النغم، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، فروری ۲۰۱۳ء

☆ تھانوی، مولانا اشرف علی، نشر الطیب فی ذکر الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم، کراچی، پاکستان، تاج کمپنی لمیٹڈ

☆ رضوی، ڈاکٹر خورشید، عربی ادب قبل از اسلام، لاہور، ادارہ اسلامیات، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ، جون ۲۰۱۰ء، اشاعت اول

☆ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، الفیوضیات المحمدیۃ، وظائف واذکار، لاہور، منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر ۲۰۱۵، اشاعت نمبر ۲۰

☆ عباسی، ڈاکٹر عبد الحمید خان، اصول تحقیق، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، دسمبر ۲۰۱۵ء، اشاعت دوم

# آثارِ مطبوعہ "دارُ الاسلام"

## عقائد (متون)

1- کتاب التوحید: امامِ اہلِ سنت سیدنا امام ابو منصور محمد ماتریدی

2- عقائدِ حنفیہ (فقہِ اکبر، کتاب الوصیۃ): امامِ اعظم ابوحنیفہ، مترجم: غلام معین الدین نعیمی

3- عقیدۂ طحاویہ: امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، مترجم: مولانا محمد نجم الدین

4- عقائدِ نظامیہ (نظام العقائد): مولانا فخر الدین چشتی نظامی، مترجم: مولانا دوست محمد اجمیری

5- احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: مولانا عبد القادر بدایونی، مترجم: دلشاد احمد قادری

6- عقائدِ نوری (العسل المصفی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ): شاہ ابوالحسین احمد نوریؔ مارہروی

7- عقائدِ رضویہ (اِعتقاد الاحباب، عقائدِ حقۂ اہلِ سُنّت و جماعت): اِمام احمد رضا بریلوی

8- مسلکِ اربابِ حق: مولانا شاہ وجیہ الدین احمد رام پوری، مقدمہ: ڈاکٹر نثار احمد فاروقی

## علم الکلام

9- افضلیت سیدنا صدیقِ اکبر پر اجماعِ اُمت: فیصل خان

10- من ھو معاویہ؟: مولانا قاری محمد لقمان

11- دفاعِ سیدنا امیر معاویہ: شیخ حیات سندھی، علامہ پرہاروی، عبد القادر بدایونی، غلام رسول قاسمی

12- عقائدِ خیوریہ (ایمانِ آبائے مصطفیٰ): حضرت مولانا خیر الدین خیوریؔ دہلوی

13- البوارق المحمدیہ مع احقاق الحق و ابطال الباطل: حضرت مولانا شاہ فضل رسول بدایونی

14- نجم الرحمٰن: علامہ حافظ غلام محمود پپلانوی گولڑوی، تحقیق: محمد نعیم عباس، محمد قلندر خان

15- عرفانِ مذہب و مسلک مع عرفانِ حقیقت: علامہ یٰسین اختر مصباحی

## سوانح و تذکار

16- مناقب الحبیب: خواجہ حاجی محمد نجم الدین سلیمانی، مترجم: مولانا محمد رمضان فاروقی

17- تجلیاتِ قطبِ عالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی: مولانا مفتی نثار احمد اشرفی

18- مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ: شاہ محمد مظہر مجددی مدنی، مقدمہ: محمد اقبال مجددی

19- احوال وآثار شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی: اُسید الحق قادری ومجاہد الدین بدایونی

20- علامہ غلامِ رسول سعیدی- حیات وخدمات: شگفتہ جبیں، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

21- علامہ محمد اشرف سیالوی- حیات وخدمات: پروفیسر امجد منیر، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس

22- تذکرہ سنوسی مشایخ: عابد حسین شاہ پیرزادہ

23- تذکرۂ مشایخ مجددیہ افغانستان: پروفیسر حسن بیگ مجددی، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس

24- ماہ نامہ جامِ نور، دہلی/ عالم ربانی (مولانا اُسید الحق قادری) نمبر

## حدیث

25- حدیث افتراقِ اُمت تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں: مولانا اُسید الحق قادری

26- تفسیر وحدیث میں ہندوستان کا تذکرہ: میر غلامِ علی آزاد بلگرامی، مترجم: علیم اشرف جائسی

## جرح وتعدیل

27- توثیق صاحبین: فیصل خان

## سیرت

28- علوم السیرۃ- اصول ومصطلحات: مولانا عثمان غنی نعمانی

## تصوف

29- الروض المجود: علامہ فضل حق خیر آبادی، مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی

30- فیصلہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، ترجمہ وشرح: مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی

## اصول

31- اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد: مولانا نقی علی خان بریلوی، تحقیق: مفتی محمد اسلم رضا

32- حق وباطل کا فیصلہ (فیصل التفرقہ): اِمام غزالی، مترجم: مفتی دلشاد احمد قادری

## مناظرہ

33- فیضیہ (علم مناظرہ): مولانا فیض الحسن سہارن پوری

34- تین تاریخی بحثیں مع مکالمہ کاظمی ومودودی: مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

35- اثبات المولد والقیام: حضرت شاہ احمد سعید مجددی، مترجم: مولانا محمد رشید نقش بندی

### تحقیق

36- مولودِ کعبہ کون؟: مولانا قاری محمد لقمان

### تاریخ

37- الثورۃ الہندیۃ: علامہ فضل حق خیرآبادی، تحقیق: ڈاکٹر قمر النسا

### ادب

38- دیوان فضل الحق الخیرآبادی، تحقیق: د. سلمہ سہول / د. خالق داد ملک

39- اسکندرنامہ (برّی): نظامی گنجوی

40- شرح محمدیہ (شرح زلیخا): مولوی محمد گھلوی رحمۃ اللہ علیہ

41- نورِ ایمان (دیوان): مولانا محمد عبد السمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ

42- مدحت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ: فرزدق تمیمی، تقدیم و ترجمہ: مولانا اُسید الحق قادری

### لسانیات

43- المبین: پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری

### متفرق

44- رسائل مولانا خیر الدین دہلوی (والد ابو الکلام آزاد)، مرتب: محمد رضاء الحسن قادری

45- تحقیق و تفہیم (مجموعہ مقالات): مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری بدایونی

### منطق و فلسفہ

46- میر ایساغوجی: اثیر الدین ابہری و میر سید شریف جرجانی، محشی: محمد گھلوی و عبد اللہ ٹونکی

47- شرح المرقاۃ: عبد الحق خیرآبادی، مع: رسالۃ فی الوجود الرابطی: برکات احمد ٹونکی

48- شرح الحواشی الزاہدیہ علیٰ ملا جلال: علامہ عبد الحق خیرآبادی

49- زبدۃ الحکمۃ: علامہ عبد الحق خیرآبادی، مرتبہ: محمد عبد الشاہد خان شروانی

### نحو

50- تحفۂ سلیمانی (حاشیہ بر تکملہ ملا عبد الغفور): علامہ حافظ غلام محمود پپلانوی گولڑوی

### ریاضی

51- تحریر اقلیدس: خواجہ نصیر الدین محقق طوسی، محشی: میرزا اسمٰعیل طبیب طہرانی

''اگرچہ کچھ زمانے گزرنے کے بعد مسلمانوں کی ترک، مغل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہوگئیں۔ مگر غازیانِ اسلام کا ہراول دستہ کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلوٰۃ وسلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔عرب کے وہ جیالے کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بداماں زباں، برق پاش فصاحت اور آتش زیر پر تلواریں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔عرب کے وہ حدی خواں کہاں گئے جنھوں نے صحرائے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانے کے متمدن ترین خطوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہن انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بوصیری کے زمانہ میں عہد رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے صحراؤں، غرناطہ کے سبزہ زاروں اور نیل کی وادیوں میں بکھری دکھائی دیتی تھیں۔انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، لٹا لٹا کارواں شکست خوردہ قوم اور احساس شکست سے دبا ہوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔بے منزل، بے مقصد اور بغیر کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔اس عہد کا ادب جس میں علامہ بوصیری کو زبان فصاحت وا کرنا پڑی ایک جمودی ادب تھا۔ایک مایوس اور قنوطیت زدہ قوم کا ادب تھا، ایک لٹی ہوئی تہذیب کا جسد بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بدحالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا خاصہ بن چکے تھے۔شعرا پر جمود تھا اگرچہ شاعر تھے، دیوان بھی مرتب ہوئے تھے، شعر بھی کہے جاتے تھے۔لیکن متنبی، معری اور ابن الفارض سے اس دور کے شعرا کو کیا نسبت تھی۔ بایں ہمہ علامہ بوصیری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔جسے ہم قصیدہ بردہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔''

**پروفیسر نکلسن**

دارُالاِسلام
جامع مسجد و محلہ مولانا روحی، اندرون بھاٹی گیٹ
لاہور، پنجاب-پاکستان
0321-9425765